

Classic Urdu Material

فیری ٹیل --- ایلا

Part 1 (1-5)

تحریر سیما شاہد

بہت پرانے زمانے کی بعد ہے اونچی بلند پہاڑیوں سے گھری سرسبز وادی جو چھوٹے چھوٹے خوبصورت پستھروں سے تراشی ہوئی اور پھولوں سے ڈھکی ہوئی تھی جہاں پریاں اور پری زاد جنات اور بولنے والے جانور۔۔ بونے اور جادوگر نیاں سب ایک ساتھ رہتے تھے وہاں کا بادشاہ جزیل لمبا چوڑا وجہیہ یونانی سنہرے بالوں والا دیوتا بہت نیک دل تھا اس کی وجاہت اور شجاعت زمانے میں مشہور تھی اور اس کی ملکہ سفینہ بالکل سفید دودھ کی طرح جس کے گلابی گل اور خوبصورت سیاہ بالوں کی چرچا دور دور تک تھی وہ اتنی خوبصورت تھی کہ جب وہ چلتی تو سارے پھول اس کی جانب رخ کر لیتے دور دور سے پریاں اسے ملنے آتی تھی اور وہ اتنی نیک اور رحم دل تھی کہ پوری رعایا اپنی ملکہ کا دم بھرتی تھی۔۔

Classic Urdu Material

بادشاہ جزیل اپنی ملکہ سے بے پناہ محبت کرتا تھا اس کے بغیر اسے اپنا سانس لینا محال لگتا تھا۔۔

جزیل آج ایک ہفتہ کی خونریز لڑائی کے بعد دیوہیکل مخلوق اوگرز جو تمام رعایا کیلئے مصیبت کے باعث بنے ہوئے تھے کا علاقہ فتح کر کے واپس لوٹا تھا اور سیدھا دربار میں آیا تھا۔

جزیل دربار ختم کر کے سیدھا محل میں آیا۔ آج ملکہ دربار میں نہیں آئی تھی وہ تیزی سے اپنی دلنواز محبوبہ کو ڈھونڈتے ہوئے محل میں داخل ہوا۔ کنیزوں نے جزیل کو دیکھتے ہی آداب بجا لایا وہ ہاتھ کے اشارے سے جواب دیتا جھروکہ کی جانب بڑھا اس کا رخ ندی کی جانب کھلنے والے دریچے کی طرف تھا۔۔۔۔

پھولوں سے ڈھکے دریچے میں ملکہ سفینہ اپنی سوچ میں گم پیٹھی ہوئی تھی اس کے خوبصورت سیاہ چمکیلے بال اس کی پوری کمر کو ڈھانکے ہوئے تھے رنگ برنگی تغلیاں سرخ و سفید سفینہ کے گرد منڈلا رہی تھی سامنے سورج بہتی ندی میں ڈوب رہا تھا اور آسمانوں میں سنہری پروں والی پریاں اڑی جا رہی تھی۔ سفینہ اس خوبصورت منظر میں کسی مصور کا خوبصورت شاہکار لگ رہی تھی۔۔ جزیل نے ایک پیار بھری گہری نگاہ سفینہ پر ڈالی اور آگے بڑھ کر اسے پیچھے سے اپنے بازو کے گھیرے میں لے لیا۔۔

اس کا لہجہ شدت جذبات سے پر تھا کیسی ہو میری ملکہ !!!!

سفینہ جو اس کی جدائی میں افسردہ پیٹھی تھی اپنے محبوب شوہر کی آواز سن کر خوشی سے پلٹی۔

Classic Urdu Material

خوشی سے اسکا خوبصورت چہرہ متمتا رہا تھا آپ آگئے مجھے اطلاع کیوں نہیں دی ۔

جذیل نے آگے بڑھ کر اسکا خوبصورت چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھاما ۔۔۔۔

تمہارے چہرے کی اس حیرانگی اور دلکشی پر میں مرتا ہوں جانتی ہو نا ۔

سفینہ کا چہرہ بلش ہو گیا ان کی شادی کو چار سال ہو چکے تھے اور اب بہت جلد وہ ماں باپ کے عہدے پر فائز

ہونے والے تھے پر اب بھی وہ جذیل کی دیوانگی کا سامنا نہیں کر پاتی تھی ۔۔

پہاڑیوں سے دور آتش کے علاقہ میں بیٹھا چالیس سال کا دیوہیکل آدمی زاڈ اپنے حواریوں کے ساتھ بیٹھا غصہ

سے پیچ و تاب کھا رہا تھا وہ رشتے میں جذیل کا سگا چچا تھا جو کسی بھی قیمت پر جذیل کو راستے سے ہٹا کر خود

بادشاہ بننا چاہتا تھا مگر اس کی ہر چال ناکام ہو رہی تھی اور اب جب سے اسے شاہی خاندان میں اضافے ہونے کی

ملکہ سفینہ کے حاملہ ہونے کی اطلاع ملی تھی وہ تخت و تاج اپنے ہاتھ سے نکالتا ہوا اور دور جلتا ہوا محسوس کر رہا

تھا۔ تبھی آج وہ ان آتشیں چٹانوں میں بادشاہ جذیل کے بدترین دشمنوں دیوہیکل مخلوق اوگرز کے ساتھ بیٹھا

تھا جو اپنی شکست کا بدلہ لینے کیلئے بیچین تھے ۔۔۔۔

Classic Urdu Material

کیا سوچ رہے ہو زاؤ۔ تم ہمیں موقع دیکھ کر محل میں داخل کروادو ہم بادشاہ جزیل کو مار مار کر ناکارہ کر دینگے تم اوگرز کا سربراہ غرایا۔ اس کی لاعلاج بیماری کا اعلان کر دینا اور تخت و تاج سنبھال لینا۔

محل میں داخل ہونا آسان نہیں ہے البتہ بچے کی پیدائش پر محل کے دروازے تین دن تک رعایا کیلئے کھلیں رہینگے ان دنوں میں ہی کچھ کرنا ہوگا۔

زاؤ نے پرسوچ نظروں سے بد شکل خوفناک اوگرز کو دیکھتے ہوئے کہا

ٹھیک ہے مگر یاد رکھنا ملکہ سفینہ ہماری ہوگی اور سلطنت کا آدھا حصہ ہمارا ہوگا۔

لاٹچ سے بہتی ہوئی رال کو صاف کرتے ملکہ سفینہ کے حسن و شباب کو نظر میں رکھ کر تھامس اوگرز کے سردار نے ڈیمانڈ کی۔۔۔

صبح منہ اندھیرے کا وقت تھا ملکہ سفینہ جزیل کے مضبوط حصار میں قید سو رہی تھی اس کے چہرے پر خوف اور غم کے بادل چھائے ہوئے تھے وہ کسی گہرے خواب میں تھی جب اس کی آنکھ ایک جھٹکے سے کھلی۔ اس

Classic Urdu Material

کا حلق خشک ہو رہا تھا جزیل جو آجکل ویسے ہی سفینہ کیلئے حد سے زیادہ محتاط تھا اس کے ملنے سے فوراً اٹھ

بیٹھا ---

کیا ہوا جان عزیز تم ٹھیک تو ہو۔ وہ اس کے پسینے سے تر گل سہلاتے ہوئے بولا

سفینہ نے مضبوطی سے اپنے دل کے شہنشاہ جزیل کا ہاتھ تھاما ---

میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے آپ کی اور ہمدے بچے کی جان خطرے میں ہے۔

جزیل نے آہستگی سے ملکہ سفینہ کو سہارا دیکر بٹھلایا اس کے خوبصورت چہرے پر سے پسینے کے قطرے اپنے

ہاتھوں سے صاف کیئے ---

اس نے پیار سے پوچھا۔ کیا ہوا --- کوئی برا خواب دیکھا ہے کیا

وہ بھرائے ہوئے لہجے میں جزیل تم جانتے ہو میں پریزاد نسل یلف ہو میرے خواب کبھی غلط نہیں ہوتے۔

بولی۔

Classic Urdu Material

جذیل نے اسکا نازک مخروطی ہاتھ اپنے مضبوط ہاتھوں میں تھام۔ اسے اچھی طرح یلف کے مستقبل دیکھنی والی قوتوں کا پتہ تھا ابھی وہ سفینہ کا ہاتھ سہلا رہا تھا تبھی سفینہ گویا ہوئی

میں نے دیکھا ہمارے یہاں شہزادی پیدا ہوئی ہے اس دنیا کی سب سے خوبصورت چہرے اور نرم دل والی مگر ابھی میں اس کو دیکھ ہی رہی ہوتی ہو کہ آسمان پر کالے گھٹا چھا جاتی ہے اور میری اور تمہاری شہزادی اس گھٹا میں غائب ہو جاتی ہے میں جذیل جذیل چلاتی ہوں مگر تم نہیں آتے جب میں تمہارے پاس آتی ہو تو دیکھتی ہوں کہ تم لہو لہان ہو۔۔۔ پھر میری آنکھ کھل گئی

جذیل جو بغور سفینہ کی بات سن رہا ہوتا ہے ایک گہری سانس لیکر بستر سے اٹھ کر جھروکہ کے پاس جا کر کھڑا ہو جاتا ہے۔

اگر سفینہ نے یہ دیکھا تھا تو اس واقعہ کو ضرور پیش آنا تھا اور اب اس سے بچنے کی تدبیر کرنی بہت ضروری تھی سفینہ کچھ لمحے اپنے خوبو جنگجو بادشاہ کو سوچ میں ڈوبا دیکھتی رہی۔ پھر آہستہ سے اپنے دونوں ہاتھوں سے شب گزاری کے لبادے کو اٹھاتے چل کر جذیل کے پاس آئی۔۔

اس نے سنجیدگی سے اسے مخاطب کیا۔ جذیل

Classic Urdu Material

کیوں نہ ہم اس مسئلہ کا حل پریوں کی مجلس سے پوچھیں وہ مجلس اگر چاہے تو وقت بدل سکتی ہے ۔

سرسبز چمکتی گھاس بڑے بڑے لہہاتے خوش رنگ پھول چاروں طرف شفق رنگوں کی قوس وقزاح اور ادھر سے ادھر شرارتیں کرتیں ہنستی کھیلتیں سنہری پریاں لیک دوسرے پر سنہری چمکدار ہوا لچھلتیں مگن تھی جب دور سے گھوڑا گاڑی کی ٹپلو کی آواز سنائی دی سب نے چونک کر دیکھا تو سفید بلند بے داغ لمبے بالوں اور سفید ہی پر والے دو گھوڑے اپنی پشت پر بگھی باندھے ہوا میں تیرتے ہوئے آرہے تھے ۔ یہ مخصوص سواری ساری پریاں اور پری زاد اچھی طرح پہچانتے تھے یہ پریوں کی مجلس کہ سربراہ صبا کی سواری تھی ۔ سب تعظیم سے سر اور پر جھکا کر ایک رو میں پریزاد صبا کہ استقبال کیلئے کھڑے ہو گئے ۔

بگھی کے رکتے ہی بگھی کا دروازہ خود بخود کھلا اور نورانی چہرے والی پریوں کی مجلس کی سربراہی کرنے والی صبا بگھی سے اتری ۔ اس کا انداز انتہائی پروقار تھا وہ سب کی تعظیم کے جواب میں سنجیدگی سے سر کو ہلاتی سیدھی سفید محل کے اندر چلی گئی ۔۔۔

سفید محل کے اندر آتے ہی صبا نے اپنے ہاتھ میں موجود ستارے والی چھتری گھمائی اور محل کے سارے دروازے بند ہو گئے اور جتنے بھی پریزاد محل کہ اندر تھے وہ سب غائب ہو گئے ۔۔

Classic Urdu Material

پھر صبا دھیرے دھیرے ہوا میں تیرتی کمرے کہ وسط میں آئی --- اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں پھر وہ ہاتھ
ہوا میں گھماتے ہوئے بولی

لمبر کیڈبرا میرا حکم مان بادشاہ جزیل اور ملکہ سفینہ کو سامنے لا۔

ایک سنہرا دائرہ نمودار ہوا اور اس میں سے ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے خوبصورت اور باوقار سفینہ اور جزیل باہر
آئے ۔

صبا ان کی طرف بڑھتے ہوئے بولی بادشاہ اور ملکہ کو میرا سلام۔

جزیل اور سفینہ بڑی گرم جوشی سے صبا سے ملے ۔

جزیل بولا پریمزاد صبا ہمیں تمہاری مدد چلیے ۔

صبا نے ایک سنجیدہ نظر شاہی جوڑے پہ ڈالی ۔

میں جانتی ہوں کہ ہماری آنے والی شہزادی اور بادشاہ جزیل کی جان خطرے میں ہے اور اس مصیبت سے نکلنے کا

ایک ہی راستہ ہے جو کٹھن ہے اگر آپ دونوں اپنی پیٹی کی پیدائش کے ایک گھنٹے کہ اندر اسے خود سے دور

Classic Urdu Material

کردیں اٹھارا سال تک نہ اس کی شکل دیکھیں نہ آواز سنیں تو ہی وہ لڑکی زندہ رہ سکے گئی وقت کی آہٹ بدلنے کی قیمت ہوتی ہے اور یہی قیمت وقت نے بتائی ہے ۔

سفینہ نے بھرائے ہوئے لہجے میں صبا کو مخاطب کیا ۔ مگر محترمہ صبا ---

ہم اس کو اٹھارا سال کہا خود سے چھپا کر رکھیں گے اگر ہمارا ضبط ٹوٹ گیا تو ۔

ملکہ سفینہ خود کو سنبھالو تمہاری بچی کے اندر قدرت نے اس دنیا کو بیلنس رکھنے اور ہر ایک کا دل موہ لینے کی صلاحیتوں سے مالا مال کرنے کا فیصلہ کیا ہے شہزادی ہی آتشیں علاقہ کی سورج کی آگ لگتے ڈریگنز پر حکمرانی کرے گی اور ان کے شر سے دنیا کو بچائے گئی لیکن اگر وہ اپنے والدین کے ساتھ رہی تو دشمنوں کی نظر میں آجائگی ہر کالے جادو والا جادوگر اس کا خون پینا چاہے گا اسی لئے ہم نے فیصلہ کیا ہے اگلے مہینے شہزادی کی پیدائش ہونے کے ٹھیک ایک گھنٹے بعد ہم خود شہزادی کو لینے آئینگے اس کی حفاظت کیلئے ساری پریاں اپنی جان لگا دیتگی اور جب شہزادی بڑی ہو جائے گی اپنی صلاحیتوں کو پہچان لے گی تو وہ خود بخود اپنا راستہ ڈھونڈتی اپنے محل اپنے ماں باپ کے پاس پہنچ جائیگی ۔

یہ کہہ کر صبا نے چٹکی بجائی اور سب غائب ہو گئے ---

Classic Urdu Material

آتشیں علاقہ سرخ تپتی سلگتی ریت سے بھرا جدھر بڑے بڑے چٹانوں کے اندر اڑنے والے منہ سے آگ اگلنے والے ہزاروں گز لمبے ڈریگنز جادوئی نیند سو رہے تھے آج سے دو سو سال پہلے ان خون آشام ڈریگنز نے آدھی سے زیادہ دنیا کی آبادی راکھ کر دی تھی دیو ہیکل اوگرز ان پر سواری کرتے تھے اور پوری دنیا پر اپنے قدم مضبوط کرتے جا رہے تھے جب پرستان کے ایلف اور کوقاف کے جادوگروں نے ملکر انکا سامنا کیا۔ اور پریزادوں کے بادشاہ ملکہ سفینہ کے پڑپروادا نے اپنے خون سے ان ڈریگنز کو سلا دیا۔ وہ خود بھی نہیں بچے مگر دنیا کو ان اوگرز اور درندوں سے جو انسانوں کو کچا چبا جاتے تھے بچالیا۔

تب سے اوگرز اپنی کھوئی ہوئی حکومت اور دھشت حاصل کرنے کیلئے تڑپ رہے تھے اور جادوگروں کی پیشنگوئی کے مطابق کوئی خالص شاہی خون ہی ان ڈریگنز کو جگانے کا باعث ہوگا۔ اور اب سارے اوگرز کی توجہ بادشاہ جزیل اور ملکہ سفینہ کی ہونے والی اولاد پر تھی۔

ملکہ سفینہ کی ڈیلوری کا وقت قریب آ رہا تھا پورے محل پر پیروں نے اپنی ڈیوٹی سنبھال لی تھی اس پیدائش کو جس حد تک ممکن ہو خفیہ رکھا جا رہا تھا۔

Classic Urdu Material

اوگرز کے جادوگر پیشوا کے مطابق کسی بھی لمحے جزیل اور سفینہ کی شہزادی پیدا ہونے والی تھی وہ اپنی فوج کے ساتھ محل پر حملہ کر کے نوزائیدہ شہزادی کو اٹھانے کیلئے روانہ ہو رہے تھے تاکہ اس کا خون ڈریگنز پر چھڑکاؤں کر کے انہیں جادوئی میند سے جگایا جاسکے۔۔

لمبے سیاہ چمکیلے گھٹاؤ جسے بال سرخ و سفید سفینہ کے وجود کو ڈھکے ہوئے تھے وہ اندر تھی اور باہر جزیل بے تابی سے اس کے فارغ ہونے کا انتظار کر رہا تھا جب اسکا سپہ سالار اس کے پاس آیا۔

بادشاہ سلامت ہمارے کھوجی کی اطلاع کے مطابق اوگرز اپنی فوج اکھٹی کر رہے ہیں اور ان کا ارادہ ہم پر حملہ کرنے کا ہے۔

بادشاہ سارے شہر کی ناکہ بندی کرو سارے مورچہ گھیر لو آج ان کو سبق دے دیتے ہیں جنگ کی تیاری کرو جزیل نے حکم دیا۔

اسی اثناء پر یزاد صبا ہوا کے دوش پر چلتی جزیل کے پاس آئی۔

بادشاہ جزیل سارے یلف اور پریوں کی فوج اپنے بادشاہ کے ساتھ ہے اب آپ میرے ساتھ اندر چلیں۔

Classic Urdu Material

وہ دونوں اندر آئے تو پریاں جھک کر تعظیم بجاتی باہر چلی گئی۔

جنیل تیزی سے سفینہ کے پاس آیا جو گلابی کمبل میں لپٹے روئی کے گالوں جیسی سرخ و سفید بچی کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھی تھی۔ جنیل نے بچی کو گودی میں لیا تو وہ نیند میں مسکائی۔ وہ ننھی شہزادی پوری کی پوری سفینہ پر تھی پر اس کے بال اور آنکھیں جنیل جیسے سنہری چمکدار تھے۔

ملکہ سفینہ دیکھو ہماری پیاری شہزادی ایلا جنیل۔

دونوں کی آنکھوں میں نمی تھی وہ بچی کو بے تحاشہ پیدا کر رہے تھے چوم رہے تھے تبھی صبا ان کے پاس آئی۔ دشمن سر پر پہنچ گیا ہے مجھے شہزادی ایلا کو لیکر نکالنا ہوگا۔

ملکہ سفینہ نے ایک بوسہ اپنی بچی کو دیا پھر اپنے گلے سے سنہری تارے والی چین نکال کر ایلا کے گلے میں ڈال دی۔

صبا نے ایلا کو گود میں لیا۔ باہر سے گھوڑوں کے ہنہانے کی آوازیں آرہی تھی صبا نے تیزی سے اپنی چھڑی گھمائی اور ایلا کے ساتھ غائب ہو گئی۔

Classic Urdu Material

اوگرز نے حملہ کر دیا تھا بڑے بڑے دیوہیکل بارہ فٹ لمبے چار فٹ چوڑے سرگول بغیر بال کے بہت ناک شکلیں ! یہ تھے اوگرز جو دوڑتے ہوئے ہاتھوں میں بھالے اور نوکیلے ہتھیار لئیے دوڑتے چلے آ رہے تھے زمین ان کے قدموں کی دھمک سے لرز رہی تھی۔ ان کی سربراہی انکا سردار تھامس کر رہا تھا جو ملکہ سفینہ کے حسن و شباب کا دیوانہ تھا اور اس نے سوچ لیا تھا کہ نوزائیدہ شہزادی کے ساتھ ساتھ وہ ملکہ کو بھی قیدی بنا کر ساتھ لیجائیگا۔

میدان میں گھمسان کی لڑائی جاری تھی۔ بادشاہ جزیل خود اپنی افواج کے سپہ سالاری کر رہا تھا مقابلہ ٹکڑے ٹکڑے کا تھا ان دیوہیکل اوگرز پر قابو پانا کوئی آسان کام نہیں تھا۔ ابھی لڑائی جاری تھی کہ اوگرز نے اپنے ساتھ لائے ہاتھی نما خون کے پیاسے چھتے چھوڑ دیئے۔ جو بجلی کی رفتار سے دوڑ کر انسانوں کی گردن بھنبھوڑ رہے تھے معاملہ ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہو رہا تھا۔ تبھی دائیں طرف سے تیز تیروں کی یلغار ہونے لگی۔

پری زاد صبا ننھی اہلا کو لیکر پریوں کی مجلس میں پہنچی جہاں ساری کابینہ شہزادی اہلا کا انتظار کر رہی تھی مذہبی رواج کے مطابق چار بڑی پریوں نے جو دنیا کا انتظام سنبھالتی تھی شہزادی کو دعائیں اور طلسماتی تحفہ دینے تھے یہ

Classic Urdu Material

رسم پیدائش کے پہلے دن ہی ادا کی جاتی تھی ورنہ برا شگون مانا جاتا تھا ۔

صبا ایلا کو گود میں لیکر ہوا میں معلق ہو کر کھڑی ہو گئی ساری پیروں نے ایلا کے آگے سر جھکا کر اپنی تاعمر فرمانبرداری کا اعلان کیا ۔ پھر آگ پری سامنے آئی سرخ آنکھوں اور سرخ بالوں والی اس نے ایلا کے ماتھے پر بوسہ دیا ۔

میری طرف سے اس شہزادی ایلا کو جسمانی نزاکت اور آگ کا تحفہ اس دنیا کی کوئی بھی آگ اس پر اثر نہیں کریگی ۔

یہ کہہ کر آگ پری ہٹی تو پانی کی پری آئی چاندنی کی طرح چمکتی دھمکتی پانی کی پری ۔

میری طرف سے اس شہزادی ایلا کو سلت سمندر اور دریاؤں کا تحفہ اس کی چال پانی کی طرح سبک ہو اور ہر سمندر اسے راستہ دیگا ۔

پھر چاند تاروں سے سجدی موسم کی پری آئی ۔

میری طرف سے اس شہزادی ایلا کو بے پناہ خوبصورتی کا تحفہ چاند تارے ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں اور اس کی

Classic Urdu Material

رہنمائی کرتے رہیں۔

آخر میں توازن قائم رکھنے والی پری آئی اس نے ایلا کو ہنی گود میں لیا۔

ابھی وہ بول ہی رہی تھی کہ باہر جنگ کا نقار بجنے کی آواز آئی کتنی پرکشش اور خوبصورت بجی ہے میں اس کو۔
جس سے ننھی ایلا جاگ گئی اور رونے لگی توازن پری نے اسے چپ کرانے کی کوشش کی پر وہ اور زور سے ہاتھ
مار مار کر رونے لگی

وہ جادوئی لہجہ میں بولی شہزادی ایلا چپ

تم آج سے سب کی بات سنو گی اور اس پر عمل کرو گی اور بالکل بھی نہیں رو گی صرف ہنسو گی میں تمہیں
تالعداری کا تحفہ دیتی ہوں۔

صبا غرائی یہ کیا کہہ رہی ہے آپ یہ تحفہ نہیں بددعا ہے آپ اپنے الفاظ واپس لیں۔

نہیں شہزادی کو مجھے خود ڈھونڈ کر پاس آنا ہو گا اور یہ الفاظ واپس لینے کی گزارش کرنی ہو گی تب ہی یہ عمل
واپس ہو گا۔ اور بدلے میں اسے دنیا کے سب سے پہلدار شہزادے کی محبت ملے گی

Classic Urdu Material

یہ کہہ کر وہ غائب ہو گئی۔

وقت کم تھا صبا نے ایلا کو گودی میں لیا اور اپنے رتھ پر سوار ہو کر غائب ہو گئی۔

کو قاف سے ذرا دور بڑے دریا کے پاس ایک خوبصورت سی بستی تھی جہاں بونے رہتے تھے چھوٹے چھوٹے گول گنبد نما سبزے اور پھولوں سے ڈھکے گھر۔ گھاس میں چرتے سفید چمکیے چاندی کے پر والے چھوٹے چھوٹے گھوڑے اور اس بڑے سے میدان میں ایک پتھر پہ بیٹھا بھولی صورت سفید بالوں والا گڈا سا بونا فریڈی جو اپنی رحمدلی اور مہمان نوازی کے بارے میں مشہور تھا۔ وہ پتھر پر بیٹھا بانسری بجا رہا تھا جب ہوا میں اڑتی صبا ہاتھ میں ایلا کو تھامے اس کے پاس آئی۔

پریرا صبا آپ یہاں۔

فریڈی میرے پاس وقت کم ہے تم میرا ہاتھ تھامو ہم گھر چل کر بات کرتے ہیں۔

صبا نے چٹکی بجائی اور اب سب فریڈی کے گھر پر تھے۔ صبا نے ایلا کو فریڈی کی گودی میں دیا۔

Classic Urdu Material

فریڈی اس بچی کا نام ایلا ہے کیا تم اس کی حفاظت اور ہرورش کا ذمہ لے سکتے ہو؟ یہ کہہ کر صبا نے فریڈی کو پورے حالات بتائے۔

فریڈی نے اپنی گود میں ایلا کو دیکھا۔ سرخ سیب سے گال سفید چہرہ اور سنہری آنکھیں وہ بچی بے پناہ خوبصورت اور معصوم تھی فریڈی کو دیکھ کر وہ وہ اپنی سنہری آنکھیں پٹپٹاتی مسکائی اور بس۔

آج سے یہ میری فریڈی ہونے کی بیٹی ہے اور اپنی بچی کی حفاظت میں اپنی جان سے بھی زیادہ کرونگا۔
صبا ایلا کی طرف سے مطمئن ہو کر واپس لوٹ گئی۔

دائیں طرف سے پریزادوں کا غول صبا کی قیادت میں مدد کو آ پہنچا تھا۔ وہ تیروں سے ان دیو نما چمیتوں کا شکار کر رہے تھے کئی لوگ مارے گئے تھے خون پانی کی طرح بہہ رہا تھا مگر اب پریزادوں کی فوج سے جزیل کو کمک ملی اور اتنا سخت مقابلہ ہوا کہ اوگرز بھاگنے پر مجبور ہو گئے۔

اوگرز کو شکست دینے کے بعد دوبارہ امن قائم ہو گیا تھا مگر یہ بات اب سب کو پتہ تھی کہ ڈریگنز کو جگانے والی

Classic Urdu Material

شہزادی اس دنیا میں آچکی ہے مگر کدھر ہے یہ کسی کو نہیں پتہ رہا۔

وقت گزرتا جا رہا تھا جزیل اور سفینہ کی محبت وقت کے ساتھ بڑھتی جا رہی تھی۔

جزیل ابھی دربار سے اٹھ کر محل میں آیا تھا جب اس کا استقبال سنہرے سرخ لباس میں ملبوس سیاہ چمکدار بالوں

کے اوپر سنہرا تاج لگائے سفینہ نے مسکراتے ہوئے کیا۔ اس نے مہبوت ہو کر سفینہ کو اپنے بازوؤں میں بھرا

کیا بات ہے جان جزیل آج تو آپ کے حسن نے چاند تاروں کو بھی مات دے دی ہیں

بادشاہ سلامت آج ہماری شہزادی ایلا سولہ برس کی ہو گئی ہے۔

چلیں آج ہم اپنی بچی کا جشن منائیں۔

یہ کہہ کر ہر سال کی طرح خزانے کے منہ کھول دیئے گئے اور سب عوام کیلئے تین دن تک کے کھانے کا انتظام

کیا جانے لگا۔

شہزادی ایلا کدھر تھی کیسی دکھتی تھی سوائے صبا کے کسی کو نہیں پتہ تھا۔

Classic Urdu Material

چار افراد جن میں سے دو درمیانی عمر کے اور دو جوان تقریباً بائیس سال کے گھنے جنگل میں شیر کا شکار کر رہے تھے قریب ہی جھیل کے پاس ان کے خیمے لگے تھے۔ ان میں سے ایک خرسند کا ہونے والا بادشاہ خوبرو بہترین لڑاکا شہزادہ ایمان تھا جو اپنے ماں باپ کے حکم پر اپنی ملکہ کی تلاش میں نکلا تھا۔ اب تک کسی بھی لڑکی یا شہزادی نے اس کے دل کو نہیں چھوا تھا اور آج

وہ وقت گزاری کیلئے شیر کے شکار کو اپنے مصاحبوں کے ساتھ نکلا تھا۔

بونوں کی بستی سے زرا دور بہتی ندی کے کنارے اسکول کی عمارت تھی جہاں لڑکیوں کو اٹھنے بیٹھنے کے آداب۔ شاہی خاندان کا ادب اور ہسٹری اور پریوں اور ایلف کی عقیدت سکھائی جاتی تھی۔ گھنٹی کا بزر بجاتے ہی کلاس ختم ہوئی سب لڑکیاں جانے کو تیار تھیں کہ ہوا کہ دوش پر چلتی ایڈنا اسکول کی مالک اندر آئی سب لڑکیاں اسے دیکھ کر تعظیم سے کھڑی ہو گئیں۔

ایک اہم اور ضروری اعلان سب سولہ سے اٹھارہ سال کی لڑکیوں کے لئے۔۔

یہ کہہ کر ایڈنا نے وقفہ لیا اور دم ساوھے کھڑی ساری لڑکیوں کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

خراسان کا ہونے والا بادشاہ ولی عہد ایمان بہنی دلہن کی تلاش میں ہے اور اس لئیے چار دن بعد دریا کے پار شاہی دعوت رکھی گئی ہے ہمیں بہت خوشی ہوگئی اگر ملکہ خراسان ہمارے علاقہ اور سب سے بڑھ کر ہمارے ادارے سے ہو تیاریاں شروع کی جائیں

ایڈنا کے جانے کہ بعد کلاس میں بھنبھناہٹ شروع ہو گئی ہر لڑکی شہزادے ایمان کو جس کی مردانہ وجاہت اور شجاعت کہ قصے مشہور تھے متاثر کرنا اور پانا چاہتی تھی ۔

جب وزیر کی اکلوتی بیٹی ماریہ آخری پیچ پر پیٹھی سنہرے بالوں اور پرکشش چہرے والی ایلا کی طرف آئی ۔

ایلا کی خوبصورتی سے ساری لڑکیاں جلتی تھی ایک بونے کی پیٹی اور اتنی لمبی اور خوبصورت ۔ سب اسکا مذاق اڑیا کرتی تھی اور اس کی سلوگی اور ہر بات مان لینے والی عادت سے فائدہ اٹھاتی تھیں ۔

ایلا تم کیا کہتی ہو کیا تم اس شہزادہ کو متاثر کر سکتی ہو ۔

.. ایلا نے سر اٹھا کر ماریہ کو دیکھا

نہیں میں کسی کو متاثر کرنا نہیں چاہتی میرے بابا کہتے ہیں خود کو اتنا قابل بناؤ کہ لوگ تم سے متاثر ہو ۔

Classic Urdu Material

ابھی ایلا بات کر رہی تھی کہ ماریہ بولی -

ایلا چپ

وہ فوراً چپ ہو گئی

ایلا اپنی زبان باہر نکالو اور بولو ایلا جھوٹی اور مکار ہے

ایلا نے میکانیکی انداز میں اپنی زبان باہر نکالی اس کی سنہری آنکھوں میں تکلیف تھی پر ہونٹوں پہ مسکراہٹ سب لڑکیاں اس پر ہنس رہی تھی مذاق اڑا رہی تھی پر وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بات ماننے پر خود کو مجبور پاتی تھی -

ماریہ کے حکم کی تعمیل کر کے وہ لڑکیوں کو خود پر ہنستا چھوڑ کر دکھی بجھے دل سے اسکول سے باہر نکل آئی - اس کا رخ دریا کے قریب بنے جنگل کی طرف تھا جہاں کوئی اس کا مذاق نہیں بتاتا تھا بلکہ پرندے اور جانور اس کے پاس آکر کھیلتے تھے وہ بھی ان سے باتیں کرتی اپنے دل کا بوجھ ہلکا کرتی پھر گھر جاتی تھی -

ایمان پینٹ شرٹ پر لمبے چمڑے کے بوٹ پہنے کندھے پر تیر اور کمان اور ہاتھ میں چاقو لئیے جنگل کے اندر دبے

Classic Urdu Material

قدموں بڑھ رہا تھا آج اس کا اردہ ہرن کے شکار کا تھا ابھی کچھ دن مزید اس علاقہ میں گزار کر واپس اپنی سلطنت جانا تھا جہاں اس کی تخت نشینی اور تاج پوشی کی تیاریاں جوش و خروش سے جاری تھیں بس شہزادے کا انتظار تھا جو اپنی ملکہ کی تلاش میں ملک ملک جا رہا تھا۔

کچھ دور چلنے کے بعد ایمان کو چند سفید ہرن نظر آئے جو ایک پتھر کے گرد گھاس چر رہے تھے ابھی وہ نشانہ باندھ ہی رہا تھا کہ ایک لڑکی عام سا لمبا سفید اور گلابی میکسی نما چوفا پہننے کندھے پر کالا دوشالہ جس کی ہڈی نے اس کے سر اور چہرے کو ڈھکا ہوا تھا تیز قدموں سے چلتی ہوئی نظر آئی اس لڑکی کی چال انتہائی باوقار تھی ایسا لگ رہا تھا جیسے پانیوں پر چل رہی ہو وہ جدھر جدھر سے گزر رہی تھی درخت جھک رہے تھے جیسے تعظیم دے رہے ہو پر وہ سب سے بے خبر اپنی سوچ میں گم چلی جا رہی تھی۔

تبھی سارے ہرن گھاس چرنا چھوڑ کر اس لڑکی کے پاس گئے اس نے ہرنوں کو دیکھا تو رک گئی اور ان کے جسم پر ہاتھ پھیرنے لگی دور سے ایسا لگ رہا تھا کہ وہ ان ہرنوں سے باتیں کر رہی ہو۔

ایمان تجسس کی انتہا پر تھا وہ درختوں کی آڑ میں دبے قدموں چلتا اس کے قریب پہنچا۔ تبھی ایک تیز ہوا کا جھونکا آیا جس سے اس لڑکی کا دوشالہ سرک گیا انتہائی خوبصورت گلابی چہرہ سرخ گال اور گھنی اٹھتی گرتی سنہری پلکیں وہ قدرت کی صنعائی کا جیتا جاگتا شاہکار تھی۔

Classic Urdu Material

درختوں نے اس دلکش حسینہ پر سایہ کیا ہوا تھا اور ہرن اس کے سامنے دوڑانوں بیٹھے تھے خرگوش بھی پاس آگئے تھے اور وہ ان سب سے باتیں کر رہی تھی۔ شہزادہ ایمان کو اپنا دل ہاتھوں سے نکلتا محسوس ہوا بلاشبہ اس لڑکی کا حسن ایسا تھا جس کو حاصل کرنے کیلئے ہر آسانی جان کی بازی لگائی جاسکتی تھی۔ اس کی ملکہ کو ایسا ہی ہونا چاہئے تھا خوبصورت دلکش اور باوقار۔

وہ کچھ سوچتا ہوا اس کی طرف بڑھا اس کا ارادہ اس لڑکی کو پرکھنے کا تھا۔

ایلا اپنی سوچ میں گم اندزدگی سے جنگل میں چلی جا رہی تھی۔ ہر بار جب بھی اس کا دل دکھتا تھا وہ یہاں آکر اپنے دوستوں جنگل کے جانوروں سے باتیں کر کے اپنا غم غلط کرتی تھی انسانوں سے اچھے تو یہ جانور تھے جو اس کا مذاق نہیں اڑاتے تھے ابھی وہ تھوڑا ہی چلی تھی کہ ہرن اور خرگوش اس کے پاس آگئے وہ وہی ایک بڑے پتھر پر بیٹھ گئی اور اپنے ساتھیوں کو پیدا کرنے لگی ان سے باتیں کرنے لگی۔

آج پھر سب نے میرا مذاق اڑایا میں نے پوری کوشش کی کہ میں اس ماریہ کی بات نہ مانو پر ایسا نہیں ہوا اب

Classic Urdu Material

یہ کہہ کر وہ آس بھری نگاہوں سے جانوروں کو دیکھنے مجھ سے اور برداشت نہیں ہوتا تم ہی بتاؤ میں کیا کروں لگی۔

اتنے میں شہزادہ ایمان جو اس کی بات سن رہا تھا اچانک سے سامنے آیا۔ وہ گھبرا کر کھڑی ہو گئی۔

کون ہو تم اور اکیلی ادھر کیا کر رہی ہو۔

میں تو بس ایسے ہی اسکول سے گھر جا رہی تھی یہ میرا راستہ ہے مگر تم کون ہو میں نے پہلے تو تمہیں کبھی نہیں دیکھا۔

شہزادہ ایمان نے ایک نظر اس دلکش حسینہ کو دیکھا میں

میں لکڑھارا ہو پہلے دوسرے جنگل میں ہوتا تھا وہاں سیلاب آگیا تو ادھر آنے لگا ہوں

یہ کہہ کر وہ جانے کیلئے مڑی تو ایمان نے تیزی سے اس کی کلائی پکڑ کر اسکو روکا۔ اچھا میں چلتی ہوں

پنا نام تو بتاتی جاؤ۔

اس نے اپنی کلائی چھڑانی چاہی پر اس کی مضبوط گرفت کے آگے وہ بے بس ہوگی تھی تبھی ایمان سختی سے بولا۔

رک جاؤ

Classic Urdu Material

اور وہ جیسے کسی معمول کی طرح ساکت کھڑی رہ گئی

پنا نام بتاؤ

ایلا

وہ میکانیکی انداز میں بولی اس کی خوبصورت آنکھوں میں حزن تھا ملال تھا جیسے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رکنے اور بولنے پر مجبور ہو۔ شہزادہ ایمان اس کے برتاؤ کو دیکھ کر حیران تھا وہ اس کے ساکت کھڑے وجود کے پاس آیا اور دھیرے سے اس کے خوبصورت چہرے کو چھوا تو جیسے کوئی ٹرانس سا لٹ گیا ہو۔ وہ تیزی سے رکنے بغیر بھاگتی چلی گئی۔

ایلا رکنے بغیر تیزی سے دوڑتے ہوئے جنگل کی حدود سے نکل آئی تھی اور اونچی نیچی سرسبز پگڈنڈیوں پہ دوڑتی ہوئی گھر کی طرف جا رہی تھی۔

اپنے گلاب اور ٹیولپ سے ڈھکے گھر پہنچ کر وہ اندر داخل ہوئی جہاں سفید بالوں گول چہرے والا گڈا سا

Classic Urdu Material

فریڈی کچن میں لمپرن پھسنے کیک بنا رہا تھا ۔

ایلا نے اندر داخل ہوتے ہی سلام کیا ۔ سلام بابا

۔ و سلام ! بابا کی جان چلو جلدی سے ہاتھ منہ دھو کر آؤ تمہاری گاڑی صبا بھی آج تم سے ملنے آرہی ہیں

صبا کی آمد کا سن کر ایلا کے معصوم چہرے پر خوشی کی کرن چمک اٹھی ۔ صبا انسانی روپ میں اکثر ایلا سے ملنے اور اس کی خیر خبر لینے آتی رہتی تھی ۔ ایلا تیزی سے اپنے کمرے کی طرف گئی منہ ہاتھ دھو کر آئینہ کہ سامنے کھڑی ہو کر بال بنانے لگی تو اسے اچانک اپنے چہرے پر اس اجنبی لکڑھارے کہ لمس کا احساس ہوا وہ اپنی کیفیت سے گھبرا کر باہر نکلی تو کمرے میں صبا اس کا انتظار کر رہی تھی ۔۔۔۔۔

ایلا نے جھک کر بڑے ادب سے سلام کیا ۔ سلام ماور صبا

صبا نے غور سے ایلا کو دیکھا وہ آج اسے کچھ بڑی بڑی اور اداس سی لگی ۔ و سلام ایلا کیسی ہو بیٹی ۔

ایلا کیا ہوا ہے تم اتنی اداس اور غمگین کیوں ہو ۔

اس سے پہلے ایلا کچھ کہتی باہر سے فریڈی بونے نے آواز لگائی ۔

Classic Urdu Material

ایلا بیٹی اپنی مادر صبا کو لیکر جلدی آؤ کیک ٹھنڈا ہو رہا ہے ۔

صبا اور ایلا باہر آئیں تو میز پر کیک دودھ پھل اور روسٹ مرغ سجا ہوا تھا یہ سب اہتمام فریڈی نے ایلا کی سولہویں سالگرہ منانے کیلئے کیا تھا ۔

صبا اور فریڈی نے ایلا کو گلے لگا کر پیار کیا اور کیک کاٹنے کا اشارہ کیا ۔

دعوت کے بعد فریڈی نے ایلا کو سرخ اور گہرے نیلے رنگ کا خوبصورت قیمتی لباس تحفہ دیا جسے پاکر ایلا نے مجھے دل سے شکریہ ادا کیا ۔

ایلا کی اداسی صبا اور فریڈی دونوں کی نظروں میں تھی اس سے پہلے فریڈی کچھ کہتا صبا اسے اشارے سے منع کرتی ایلا سے گویا ہوئی ۔

ایلا بیٹی چلو باہر چہل قدمی کرتے ہیں ۔

صبا ایلا کو لیکر باہر آئی اور سامنے پگڈنڈی پر ٹہلنے لگی ۔

ایلا آج تم سولہ سال کی ہو گئی ہو اس لئے اس سال تمہارا گفٹ تمہاری مرضی کا ہوگا بولو بیٹی کیا چاہیے ۔

Classic Urdu Material

ایلا نے معصومیت سے صبا کو دیکھا اور اس کے دونوں ہاتھ پکڑ کر سنجیدگی سے بولی ۔

مادر صبا آپ وعدہ کریں میں جو مانگوں کی آپ دیتیگی پلیز مادر وعدہ کریں ۔

صبا نے ترحم بھری نظروں سے بادشاہ جنیل اور ملکہ سفینہ کی اکلوتی بیٹی شہزادی ایلا کو دیکھا جو ایک عام سے معمولی لباس میں جگمگاتی ہوئی اپنے جان لیوا حسن اور ہنی حیثیت سے بے گانہ اس سے وعدہ مانگ رہی تھی ۔

بولو ایلا کیا چلیئے میری شہزادی بیٹی کو مانگو ایلا

مادر صبا میرے بچپن میں جب سب مجھے تنگ کرتے تھے آپ نے بتایا تھا کہ اگر میں اچھی لڑکی بن کر رہوں گی تو آپ میری اس تابعداری کی عادت کا توڑ بتائیں گئی پلیز اب مجھ سے برداشت نہیں ہوتا میں مرجاؤنگی پر اب مزید ذلت نہیں سہہ سکتی آپ آج ابھی مجھے اس کا حل بتائیں ۔

صبا تھوڑی دیر تک ایلا کی آنکھوں میں اس پر گزرے دوسرے لوگوں کہ مذاق دیکھتی رہی واقعی ایلا بہت صبر سے برداشت کر رہی تھی ۔

ایلا بیٹی کیا تم ایک سال اور ہنی مادر کیلئے نہیں رک سکتی ۔

Classic Urdu Material

وہ ڈبڈبائی نظروں اور بھسکے لہجے میں بولی - مادر صبا آپ کیلئے اور بابا کیلئے تو میری جان بھی حاضر ہے -

تبھی فریڈی جو بہت دیر سے جھاڑی کے پاس بیٹھا ان کی باتیں سن رہا تھا درمیان میں بول اٹھا -

مادام صبا - مجھ سے اپنی بچی کا دکھ دیکھا نہیں جانا بس اب اور نہیں آپ اسے آگاہی دیں تاکہ یہ اس تابعداری

کی اسپیل سے نکل سکے کیونکہ یہ اس کی آنے والی زندگی کیلئے بھی خطرناک ہے -

صبا نے ایک نظر ایلا اور فریڈی کو دیکھا -

ایلا جب تم پیدا ہوئی تو ایک پری جسے توازن کی پری کہتے ہیں تمہیں دیکھنے آئی پر تم بہت رو رہی تھی جس پر

اس نے تمہیں چپ کروانے کیلئے یہ جادوئی عمل کیا اور وہ ہی اسے ختم کر سکتی ہے جس کیلئے تمہیں خود اس

کے پاس جانا ہوگا اور اس اسپیل کو ختم کرنے کی گزارش کرنی ہوگی -

مادر صبا یہ توازن پری کدھر رہتی ہیں میں ان تک کیسے پہنچوں گی -

ایلا - توازن پری یہاں سے میلوں دور سنہرا دریا پار کر کے آتش کی پہاڑیوں سے پہلے رہتی ہے تمہیں خود اسے

ڈھونڈنا ہوگا - سوچ لو میں تمہیں تین دن دیتی ہوں اچھی طرح سوچ لو یہ بہت خطرناک کام ہے -

Classic Urdu Material

مادر صبا میں تیار ہوں -

ٹھیک ہے میں چلتی ہوں تین دن بعد واپس آؤنگی اور اگر تم اپنے فیصلے پر قائم رہی تو خود تمہیں اپنی دعاؤں میں رخصت کرونگی -

شہزادہ ایمان ایک ٹرانس کی سی کیفیت میں ایلا کو جاتے دیکھ رہا تھا۔ ایلا کا رخ بونوں کی بستی کی طرف تھا اور تھوڑی دور جاکر وہ ایک خوبصورت سے کلچ نما گھر میں داخل ہو گئی۔ ایمان نے اس کا گھر دیکھ لیا تھا اب اس کا رخ جنگل میں بنے اپنے خیمے کی طرف تھا جہاں اس کے مصاحب اس کا رات کے کھانے پر انتظار کر رہے تھے

-

کھانے سے فارغ ہو کر شہزادہ ایمان اپنے خیمے میں آیا اور سونے کیلئے لیٹ گیا۔ اس کی بند آنکھوں میں ایلا کا خوبصورت چہرہ جگمگا رہا تھا اس نے بہت کوشش کی کہ ایلا کا خیال جھٹک دے پر ایسا نہ ہو سکا۔ وہ اٹھ بیٹھا

۔ اور اپنی تلوار سے اپنی ہتھیلی پر چیرا لگایا اور سرخ سستے ہوئے خون کو دیکھ کر باآواز بلند قسم کھائی

ایلا آج سے تم میری ہوئی اس مقدس خون کی قسم تمہیں میری ملکہ بننا ہوگا میں قسم کھاتا ہو کہ تمہیں اپنی

Classic Urdu Material

زندگی میں لاکر اپنی ملکہ بنانے کے بعد ہی اپنا تخت و تاج سنبھالونگا۔

سیما شاہد

فیری ٹیل --- ایلا

Part 2 (episode (6- 10)

تحریر سیما شاہد

دربار لگا ہوا تھا تخت پر سنجیدگی سے بادشاہ جزیل اور ملکہ سفینہ شاہی پوشاک اور تاج پہنے بیٹھے تھے۔ وقت ان کو چھوئے بنا گزر گیا تھا ان کے گریس میں اضافہ ہوا تھا اور شخصیت ابھی بھی انتہائی پراثر اور چھا جانے والی تھی۔ تخت کے ایک طرف پریزاد مخلوق تھی اور دوسری طرف انسانی سب کی سنائی ہو رہی تھی جب ہوا میں اڑتا ایک قاصد بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سنہرے کپڑے میں رول ہوا پریزاد صبا کا پیغام بادشاہ کی خدمت میں پیش کیا جسے پڑھتے ہی جزیل نے دربار ختم کرنے کا اعلان کیا اور تخلیہ کا حکم دیا تھوڑی ہی دیر میں دربار خالی

Classic Urdu Material

ہو گیا ۔

دربار کے خالی ہوتے ہی ہوا کے جھونکے کی طرح پریزاد صبا ہوا میں تیرتی اندر آئی اور سارے دربار میں چاندنی سی پھیل گئی ۔

بادشاہ جزیل اور ملکہ سفینہ پریزاد صبا کو دیکھتے ہی کھڑے ہو گئے ۔

جزیل نے استفسار کیا پریزاد صبا آپ اس طرح اچانک کوہ قاف میں سب ٹھیک تو ہے۔

صبا نے سنجیدگی سے دونوں کو دیکھا۔

ملکہ بادشاہ اب وقت آگیا ہے کہ شہزادی اِلا کی حفاظت کیلئے کڑے انتظام کیئے جائیں ۔ شہزادی پیشگوئی کہ عین مطابق توازن پری کی تلاش میں نکل رہی ہے ہم چاہیں بھی تو شہزادی کو روک نہیں سکتے اور نہ ہی اس کے ساتھ جاسکتے ہیں ۔

ملکہ سفینہ بیقراری سے کھڑی ہوئی اس کہ دلکش چہرے پر پریشانی تھی

پریزاد صبا وہ ابھی صرف سولہ سال کی ہوئی ہے اور ہم اِلا کے اٹھارہ سال تک کا ہونے سے پہلے اس کہ سامنے

Classic Urdu Material

نہیں آسکتے وہ بچی اکیلی کیسے ۔

آپ کو پتہ ہے نہ اوگرز اور کالے جادو والے سب اس کی تلاش میں ہیں ۔ آپ اسے روکیں کسی بھی طرح چند سال ایلا کو مزید روپوش رکھیں ۔

صبا نے دھیرے سے سفینہ کے کندھے پر ہاتھ رکھا ۔

حوصلہ ملکہ میں شہزادی ایلا سے ملکر آئی ہوں اور ستاروں کہ مطابق اب ایلا نہیں رکے گئی یہ جنگ شہزادی ایلا کی ہے اور پیشگوئی کہ مطابق جزیل کی بیٹی ہی ان سوئے ہوئے ڈریگنز پر حکمرانی کرے گی ۔

بادشاہ جزیل نے ملکہ سفینہ کا مرمریں ہاتھ تھپتھپایا اور بارعب گھمبیر آواز میں بولا

ٹھیک ہے پرہیزاد صبا ہماری اجازت ہے ایلا اپنی شناخت کہ سفر پر نکل سکتی ہے اور میں اپنی افواج آتش کہ علاقے میں بڑی جنگ کیلئے تیار کرتا ہو ۔ قسم ہے ابراہیم کے رب کی اگر اوگرز میری بیٹی کی راہ میں آئے تو میں ان کی نسلیں ختم کر دوں گا ۔

Classic Urdu Material

مادر صبا ایلا کو تین دن کا وقت دیکر گئی تھی ابھی دو روز باقی تھے ایلا گھر میں فریڈی بونے کہ ساتھ وقت گزار

رہی تھی وہ اسکول بھی نہیں گئی تھی اسے صرف اور صرف مادر ملکہ کا انتظار تھا ۔

ایلا میری بیٹی کل سے گھر میں بند ہو چلو تھوڑا بازار تک ہو آئیں ۔

نہیں بابا دل نہیں کر رہا ۔

ایلا تمہیں سفر پر جانا ہے نا۔؟

ایلا نے تیزی سے اثبات میں سر ہلایا

تو چلو پھر زادراہ کیلئے کچھ ضروری سامان لے آئیں تمہارے لئے چمڑے کا چوغہ اور جوتا۔ پانی کا مشکیزہ اور راستے

کیلئے جو کی بریڈ لانی ہے جو مہینوں خراب نہیں ہوتی

ایلا تیزی سے اندر گئی اور تیار ہو کر باہر آگئی اس چھوٹی سی بونوں کی بستی میں سب ہی ایلا سے بہت پیار کرتے

تھے وہ فریڈی کی انگلی تھامے بڑے باوقار انداز میں بازار میں چل رہی تھی فریڈی خریداری کر رہا تھا اور ایلا اس

پاس کی چہل پہل دیکھ کر خوش ہو رہی تھی ۔

Classic Urdu Material

بابا ادھر گلاب کے گنج کی طرف تتلیاں ہیں میں آتی ہو ۔

ایلا پہلے جوتا تو پہن کر دیکھ لو پھر چلی جانا۔

ایلا نے جلدی سے اپنا لبادہ اٹھا کر اپنے پیر لکڑی کے جوتے سے نکالے اور کالے چمڑے کے بوٹ نما جوتے پہن کر دیکھے ۔

بابا ناپ صبح ہے آپ خریداری کریں میں تتلیاں دیکھ کر آتی ہوں

وہ تیزی سے جوتے اتار کر گلابوں کے گنج کی طرف بھاگی ۔

صبح ہو چکی تھی اور اب تو دوپہر بھی ڈھل چکی تھی شہزادہ ایمان ایلا کی راہ تک رہا تھا تھک ہار کر اس نے ایلا کے گھر جانے کا فیصلہ کیا اور اپنے مصاحبوں کو شیشے کے مرتبان میں رنگ برنگی تتلیاں لانے کا حکم دیا۔ اسے اندازہ تھا کہ وہ پھولوں جیسی لڑکی تتلیاں دیکھ کر خوش ہو جائیگی۔ شام ڈھلے وہ ایلا کے گھر کے پاس پہنچا تو دیکھا ایلا کسی بونے کے ساتھ بستی کے بازار جا رہی تھی وہ اس کا پیچھا کرنے لگا ایک جگہ بہت بڑا گھنا گلاب کے

Classic Urdu Material

پھولوں کا گنج تھا جدھر ایلا بار بار دیکھ رہی تھی اس نے تیزی سے تتلیوں کا جار کھول دیا رنگ برنگی خوبصورت تتلیاں فضاء میں پھیل گئی اور امید کے عین مطابق ایلا اس طرف دوڑی چلی آئی ۔

ایلا کے پہنچتے ہی تتلیاں ایلا کہ ارد گرد اڑنے لگی اس کا سرخ و سفید چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا تبھی کسی نے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے درخت کہ پیچھے کھینچ لیا ۔

لکڑھارے تم ؟ چھوڑو میرا ہاتھ اور تم یہاں کیوں آئے ہو

ایلا مجھے تم سے دوستی کرنی ہے خاص بات کرنی ہے کچھ اپنے بارے میں بتانا ہے اور کچھ تمہارے بارے میں جاننا ہے ۔ میں نے سارا دن تمہارا انتظار کیا پر تم جنگل نہیں آئی تو میں خود ملنے آگیا ۔

مجھے دوست بنانا نہیں آتا میرا ہاتھ چھوڑو مجھے جانا ہے ۔

شہزادے ایمان نے ایک جھٹکے سے ایلا کو خود سے قریب کیا اور گھمبیر لہجے میں بولا

اچھی بات ہے میرے سوا تمہارا اور کوئی دوست ہونا بھی نہیں چاہیے ۔

وہ ایلا کو محویت سے ٹکٹکی باندھے دیکھ رہا تھا جس کا فائدہ اٹھا کر ایلا نے اسے زور سے دھکا دیا اور بھاگ نکلی

Classic Urdu Material

مگر چند قدم دور جا کر چیخ مار کر گر پڑی ۔

ایمان تیزی سے اس کے قریب آیا وہ سر جھکائے پھولوں کے درمیان پیٹھی خود بھی ایک پھول لگ رہی تھی اس کے خوبصورت چہرے کو گھنی ریشمی سنہری زلفیں ڈھکے ہوئے تھیں ۔

ایلا کیا ہوا تم ٹھیک تو ہو ۔

اس نے ایلا کا چہرہ اوپر اٹھایا گھنی مشعل زلفیں ہٹائیں اس کے چہرے پر شدید تکلیف تھی اور سرخ لبوں پر مسکراہٹ ۔ ایلا کی نظروں کا تعاقب کرتے ایمان کی نگاہ اس کے پیروں پر گئی وہ جوتوں کے بغیر تھی اور اس کے نازک مرمیں سفید پیر سے خون نکل رہا تھا ایمان نے اسکا پیر اپنے ہاتھ میں لیا جہاں ایک بڑا کانٹا لگا ہوا تھا اس نے ایک جھٹکے سے کانٹا نکالا اور اپنی جیب سے رومال نکال کر اس کے پیر پر باندھ دیا ۔

ایلا میں حیران ہو تم اتنی تکلیف میں بھی مسکرا رہی ہو کوئی اور ہوتا تو رو کر آسمان سر پر اٹھا لیتا ۔

ایلا نے زخمی نگاہوں سے ایمان کو دیکھا

میں رونا چاہتی ہو پر رو نہیں سکتی ۔

Classic Urdu Material

یہ کہہ کر اس نے کھڑے ہونے کی کوشش کی پر لڑکھڑا گئی ۔

کیا کر رہی ہو ابھی زخم تازہ ہے آرام سے بیٹھو

نہیں لکڑھارے اندھیرا ہونے والا ہے مجھے گھر جانا ہے بابا انتظار کر رہے ہوں گے ۔

ایمان نے ایک گہری نظر اس ضدی لڑکی پر ڈالی پھر اسے اپنے مضبوط بازوؤں میں لیکر کھڑا ہو گیا ۔

مجھے تم سے ضروری بات کرنی تھی پر ابھی تم تکلیف میں ہو میں تمہیں تمہارے گھر تک چھوڑ دیتا ہو پر وعدہ کرو

کل مجھ سے ملنے جنگل آؤ گئی ۔

ایلا اس کے رحم و کرم پر تھی اس نے وعدہ کیا تو ایمان اس پھولوں سے نازک لڑکی کو اپنے مضبوط حصار میں لیکر

اس کے گھر کی جانب چلنے لگا ۔

Classic Urdu Material

آگ جل رہی تھی اور اس آگ پر زندہ ہاتھیوں کو بھونا جا رہا تھا یہ آتش کا علاقہ تھا سارے اوگرز اپنے کھانے کا انتظام کر رہے تھے اور ایک چٹان پر بیٹھا ان کا سردار تھامس شراب کا ڈرم منہ سے لگائے بیٹھا تھا۔

تبھی ایک کرخت چہرے والا کالے لہوے میں لپٹا عجیب سی بہیت کا حامل جاوگر وزرڈ اس کے پاس آیا۔
تھامس آج ڈریگنز نے کروٹ لی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ شہزادی بادشاہ جزیل کی بیٹی آس پاس ہے تم اپنے جاسوس سارے آس پاس کے علاقوں میں پھیلا دو۔

تھامس کا سارا نشہ جاوگر وزرڈ کی بات سن کر اتر گیا وہ جوش سے کھڑا ہو گیا۔

تھامس نے آواز لگائی۔ سارے اوگرز متوجہ ہو۔

لمبے بدشکل بہت ناک دیوہیکل اوگرز اپنے اپنے کام چھوڑ کر اپنے سردار تھامس کے پاس آکر کھڑے ہو گئے۔

Classic Urdu Material

تھامس نے ایک نظر سب کو دیکھا پھر بڑے پر جوش انداز میں گویا ہوا ۔

ہم سب کیلئے ایک بڑی ہی اچھی خبر ہے آج ہمارے دیوتاؤں ڈریگنز نے کروٹ لی ہے یعنی ان کے اٹھنے کا

یہ کہہ کر اس نے وقفہ لیا ۔ وقت قریب آرہا اور ہماری ساری دنیا میں بادشاہت کا وقت آرہا ہے ۔

سارے اوگرز خوشی سے بے ہنگم انداز میں آوازیں نکالنے لگے اچھل کود کرنے لگے تبھی سردار تھامس نے انہیں دوبارہ مخاطب کیا ۔

لیکن اپنے عروج کو دوبارہ حاصل کرنے اور ڈریگنز کو جگانے کیلئے ہمیں پیشگوئی کے مطابق خالص ایلف اور شاہی

خون بادشاہ جزیل اور ملکہ سفیہ کی بیٹی کی قربانی دینی ہوگی۔ اور ہمارے پیشوا وزرڈ کے مطابق شہزادی قریب

ہے اس کو زندہ پکڑ کر لانا ہوگا اس مقصد کیلئے سب دو دو کی ٹولیوں میں سارے دریاؤں جنگلوں اور پہاڑیوں میں

پھیل جاؤ ہم شہزادی کو نہیں پہنچانے مگر ہر ملنے والی سولہ سال کی لڑکی پر نظر رکھو وہ ایلف شہزادی ہے ہر

جانور پرند درخت اس کو تعظیم دینگے بس یہی طریقہ ہے اسے پہچانے کا ۔

سارے اوگرز نے اپنے جناتی ہاتھ کھڑے کیئے ۔ اور باجماعات بلند آواز میں بولے

مقدس ڈریگنز کی قسم ہم شہزادی کو ڈھونڈ کر لائیں گئے ۔

Classic Urdu Material

ایلا میں تمہیں اس وعدے پر تمہارے گھر چھوڑ رہا ہوں کہ تم کل مجھ سے ملنے آؤ گی ۔

میں نہیں آسکتی میرا پیر زخمی ہے میں کیسے چلوں گی مجھے تو ابھی سفر پر بھی جانا تھا پتہ نہیں اب کیا ہوگا ۔

وہ افسردگی سے بولی

ایمان نے بھومیں اچکا کر سنجیدگی سے پوچھا کیسا سفر ؟

بس ہے ایک سفر میں بتا نہیں سکتی ۔

وہ بلا کی سنجیدگی سے بولا ایلا

میری بات کان کھول کر سن لو تم میرے بغیر کہی نہیں جاؤ گی اور کل صبح مجھ سے ملو ورنہ میں تمہیں سب

سے چرا کر اپنے ساتھ لیجاؤنگا ۔

لکڑھارے تم ---

Classic Urdu Material

وہ حاکمانہ انداز میں بولا - بس اب مزید کوئی بات نہیں -

شہزادہ ایمان ایلا کو اپنے مضبوط بازوؤں میں اٹھا کر بڑے آرام سے اس کے گھر کی جانب چل رہا تھا -

ایلا نے ایمان کو گردن کے گرد اپنے بازوؤں سے جکڑ لیا تھا اسے ڈر تھا کہ کہیں لکڑھارا اسے گرا نہ دے -

ایمان کو ایلا کے وجود کی نرمی اور خوبصورتی اپنے دل پر ضربیں مارتی محسوس ہو رہی تھی وہ اس کے پھولوں سے

نازک وجود کو بڑے آرام سے اٹھائے چلا جا رہا تھا جب اسے راستے میں یلویرا کا پودا دکھائی دیا - اس نے بڑے

آرام سے ایلا کو ایک پیٹھر پر بٹھایا -

وہ شرمندگی سے بولی کیا ہوا لکڑھارے تھک گئے کیا -

نہیں ایلا میں تھکنے والوں میں سے نہیں ہوں تم بس ایک لمحہ رکو -

یہ کہہ کر وہ اس کہ گال تھپتھپاتا یلویرا کے پودے کی جانب بڑھا اور ایک شاخ توڑ کر اس کا گودا نکالا اور ایلا کے

پاس آیا اور اس کا زخمی پیر پکڑ کر اس پر گودے کا لیپ کرنے لگا -

یہ کیا ہے لکڑھارے -

Classic Urdu Material

یہ ایک اکثیر دوا ہے تم اسے رات بھر لگا کر رکھنا صبح تک تمہارا زخم بالکل ٹھیک ہو جائیگا اور تم مجھ سے ملنے آسکو گی ۔

وہ ایلا کو دوبارہ اٹھا کر روانہ ہوا ۔ گھر کے پاس آکر اس نے ایلا کو اتارا ۔

وہ تیزی سے اتر کر اندر کی طرف بڑھی جب ایمان نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے روکا

مخترمہ ایلا کل صبح دریا کے کنارے میں تمہارا انتظار کرونگا اور اگر تم نہیں آئی تو میں خود تمہیں لیے آجائونگا ۔

صبح ہو چکی تھی ہلکی ہلکی سی ملگجی سی روشنی پھیل رہی تھی ایلا کی آنکھ کھل چکی تھی اس نے اٹھ کر سب سے

پہلے اپنے داہنے پیر کو دیکھا تو زخم مندرل ہو چکا تھا واقعی اس لکڑھارے نے ٹھیک کہا تھا وہ دھیرے سے

کھڑی ہوئی اور پیر زمین پر رکھے کوئی تکلیف یا درد نہیں تھا وہ خوش ہو گئی اور اب اس کا ارادہ فریڈی بونے کے

Classic Urdu Material

ساتھ سفر کی تیاری کرنے کا تھا مادر صبا نے تین دن کا وقت دیا تھا اور دو دن گزر چکے تھے بس اب ایک دن اور پھر اس جادو کے اثر سے نکلنے کیلئے وہ روانہ ہو جائیگی۔

لیکن اگر لکڑھارا گھر آگیا تو کہی بابا اور مادر صبا ناراض نہ ہو جائیں وہ کشمکش میں پڑ گئی تھی۔ تبھی اسے فریڈی کی آواز آئی

ایلا بیٹی اٹھ گئی ہو تو باہر آجاؤ ناشتہ کرلو۔

آئی بابا۔

وہ جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر باہر آئی جہاں فریڈی دودھ شہد اور بریڈ میز پر رکھے بیٹھا تھا۔

ایلا بیٹی میں نے ایک چھوٹا بستہ تمہارے راستے کیلئے تیار کر دیا ہے اور آج شام تم میرے ساتھ دریا کے کنارے چلوگی میں تمہیں کچھ دکھانا اور سکھانا چاہتا ہوں جو تمہارے کام آئیگا۔

Classic Urdu Material

شہزادہ ایمان ایلا کو اس کہ گھر چھوڑ کر واپس اپنے شاہی خیمے میں آچکا تھا وہ ابھی آکر بیٹھا ہی تھا کہ اس کا بزرگ مصاحب اندر داخل ہوا

شہزادہ ایمان کا اقبال بلند ہو ۔

کیا بات ہے شیلے اس وقت کیسے آنا ہوا ۔

شہزادہ ایمان کل شام دریا کے کنارے آپ کے اعزاز میں دعوت ہے سارے شہر کی لڑکیاں بلائی گئی ہیں اور آپ کی والدہ کا حکم ہے کہ اس بار آپ سنجیدگی سے اپنی ساتھی تلاش کریں۔

شیلے آپ اس دعوت کو ملتوی کروادیں ۔

شہزادہ ایمان سارے دعوت نامے دیئے جاچکے ہیں اب انکار کا وقت گزر چکا ہے ۔

۔ ٹھیک ہے منظور اب تھلیہ اور ہیری کو اندر بھیجیں

تھوڑی ہی دیر میں ایک بائیس سالہ لمبا خوشکل جوان اندر داخل ہوا

شہزادہ ایمان آپ نے یاد فرمایا ۔

Classic Urdu Material

ہیری ہمیں تمہاری مدد کی ضرورت ہے کل شام دریا کنارے دعوت ہے تمہیں وہاں ہمارے روپ میں شہزادہ
ایمان بن کر جانا ہوگا تیاری رکھو۔

مگر شہزادہ آپ کی والدہ ---

بس حکم کی تعمیل کی جائے۔

ہیری کہ جانے کہ بعد ایمان اپنے نرم بستر میں لیٹ گیا اب اس کے خیالات کا مرکز اِلا تھی اسے ابھی بھی اپنے
بازوؤں میں اِلا کی نرمی محسوس ہو رہی تھی اس کی زلفوں کی خوشبو اس کے حواس پر چھائی ہوئی تھی کچھ تو تھا
اسے اِلا میں ایک اسرار محسوس ہوتا تھا ایک سحر دلکش ہنسی طرف کھینچنے والا سحر بلاشبہ وہ کوئی عام لڑکی نہیں تھی
کچھ تو تھا جو ایمان کو کھوجنا تھا۔

Classic Urdu Material

ایلا فریڈی کے ساتھ ناشتہ کر کے فارغ ہو چکی تھی اور اب فریڈی اسے سفر میں ساتھ لے جانے والی اشیاء دکھا رہا تھا اور ساتھ ساتھ راستے میں کیا کیا مشعلات پیش آسکتی ہیں ان کے بارے میں بھی ایلا کو آگاہ کر رہا تھا۔

ایلا بیٹی تم یہاں سے جنوب کی سمت میں سفر شروع کرو گی سنہرا دریا پار کرتے ہی جنگل شروع ہوگا جسے تم پوری کوشش کرنا کے اندھیرا ہونے سے پہلے پار کر سکو اور اگر اندھیرا چھا جائے تو کسی بوڑھے برگد کے پیڑ کے نیچے رات بسر کرنا راستے میں سوائے چرند پرند برگد کے درخت اور آسمان کے ستاروں کے علاوہ کسی پر . بھروسہ مت کرنا

ایلا جو غور سے فریڈی بونے کی ہدایت سن رہی تھی درمیان میں بولی ۔

بابا میں جانوروں کی بات تو کچھ سمجھتی ہوں پر درختوں پر کیسے ہنی مدد کا بھروسہ کرو ۔

ایلا سنہرے دریا سے آتش کے علاقے تک ہزاروں سال پرانے برسوں کا تجربہ لئیے کئی برگد کے درخت ہیں اگر تم غور سے سناؤ گئی تو تمہیں ان کی آواز سمجھ آجائے گی اور ایک بات کا خیال رکھنا ایک مخلوق ہے اوگرز یہ لمبے چوڑے دیوہیکل ہوتے ہیں ان کے اندر بے پناہ طاقت ہے یہ ایک ہاتھ سے پورا درخت اکھاڑ سکتے ہیں مگر ان میں عقل نہیں ہے تمہیں ان سے بچ کر رہنا ہوگا جہاں تم اوگرز کو دیکھو وہاں سے ہٹ جانا ۔

Classic Urdu Material

ایلا انتہائی توجہ سے فریڈی بونے کی بات سن رہی تھی اور اپنے ذہن میں ساری باتیں محفوظ کر رہی تھی ۔

فریڈی نے شفقت بھری نظروں سے اپنی بات غور سے سنتی ایلا کو دیکھا وہ ایک دن کی تھی جب اس کے پاس آئی تھی معصوم بے خبر ماں باپ سے محروم فریڈی نے اسے ماں اور باپ دونوں کا پیار دیا تھا اور آج وہ سولہ سال کی ایک انتہائی حسین ہنی خوبصورتی اور طاقتوں سے انجان لڑکی تھی جو اپنے اصل کی تلاش میں نکل رہی تھی توازن پری سے ملتے ہی ایلا کو اپنے اصل ماں باپ کا پتہ چل جانا تھا ۔

- بابا کیا ہوا آپ اتنے خاموش کیوں ہو گئے

فریڈی نے ایلا کی پیشانی پر پیار کیا ۔ ایلا میری بچی ۔

چلو بس بہت باتیں ہو گئی ہیں شام ہوتے ہی تیار ہو جانا ہم باپ بیٹی دریا کنارے چلیں گئے اور میں تمہیں درختوں ستاروں اور سمند دریا سے راستے میں کیسے مدد لینا ہے یہ سکھاؤ گا ۔

ایلا نے ایک نظر کھڑکی سے باہر ڈالی سورج چمک رہا تھا دن کے تقریباً دس بج رہے تھے اس نے لکڑھارے سے ملنے کا وعدہ کیا تھا ۔

Classic Urdu Material

ببا ہم شام ڈھلے جائیں گے تب تک اگر آپ اجازت دیں تو میں باہر ہو آؤ۔

ٹھیک ہے ہو تم باہر ہو آؤ اور اپنے سارے جانور دوستوں سے مل آؤ پھر پتہ نہیں کب ملنا ہو مگر جلدی آنا
میں دوپہر کے کھانے پر انتظار کرونگا۔

بونوں کی بستی سے دور دریا کے دوسرے کنارے بڑے پیمانے پر ولی عہد خراسان شہزادہ ایمان کے اعزاز میں
امیر شہر کی جانب سے ایک بڑی دعوت کا اہتمام ہو رہا تھا گول میزیں رنگ برنگے چمکتے ہوئے پھول سے سجا
پنڈل اور بانسری کی سریلی دھن کا اہتمام تھا۔

سارے رؤسا اور وزرا کی بیٹیاں اس دعوت کو لیکر پر جوش تھیں لڑکیوں کی ذمہ داری پر نسل ایڈنا کہ ذمہ تھی ان
کی کوشش تھی کہ ملکہ خراسان ان کی لڑکیوں میں سے منتخب ہو۔

Classic Urdu Material

ماریہ وزیر اعظم کی بیٹی کو پورا یقین تھا کہ وہ شہزادے کی توجہ حاصل کرنے میں کامیاب رہے گی۔ ایلا جس کے حسن سے اسے خطرہ تھا اس کا پتہ وہ پہلے ہی کاٹ چکی تھی اور اب شام کی دعوت کیلئے تیاری عروج پر تھی۔ وہ آج سب سے حسین اور منفرد نظر آنا چاہتی تھی۔

شہزادہ ایمان صبح سے جلدی جلدی اپنے کام نبھانے میں لگا تھا اس کا ارادہ جلد از جلد ایلا سے ملنے کا تھا۔ ابھی وہ قاصد کے ہاتھ خراسان پیغام بھیج کر فارغ ہی ہوا تھا کہ ہیری اجازت لیکر اندر داخل ہوا۔

شہزادہ عالم آپ ایک بار پھر سوچ لیں اگر بادشاہ سلامت کو پتہ چلا کہ آپ کے بھیس میں میں سوئمبر دعوت میں گیا تھا تو غضب ہو جائے گا۔

ہیری دعوت میں تو تم ہی جاؤ گے ورنہ میں تمہیں یہی زندہ گاڑ دوں گا لہذا ساری فکر چھوڑو اور شام کی تیاری کرو جب تک میں ذرا جنگل سے ہو کر آتا ہوں۔

Classic Urdu Material

ہیری کو ہدایت دے کر ایمان نے اپنی قیمتی پوشاک اتار کر دوبارہ سے پرانا بوسیدہ لباس پہنا وہ لکڑھارا ہی دکھائی دینا چاہتا تھا اور اپنا تیر کمان اٹھا کر ایک کندھے پر کھاڑی اٹھائی اور جنگل کی سمت چل پڑا۔۔۔۔

تھوڑی دور جا کر اسے سفید لہوے اور کالی دوشالہ میں ہڈی سر پر لئیے ایلا آتی نظر آئی وہ تیزی سے اچھل کر ایلا کے سامنے آیا۔

ایلا اپنی دھن میں مگن جنگل کی حدود میں داخل ہو چکی تھی اس کا ارادہ لکڑھارے سے ملکر اسے صاف صاف بتا دینا تھا کہ وہ اس سے دوستی نہیں کر سکتی اور نہ ہی آئندہ اس سے ملے گی۔ ابھی وہ الفاظوں کو اپنے ذہن میں ترتیب دیتی چل رہی تھی کہ کوئی دھم سے کود کر اس کے سامنے آیا اسکا منہ ساد دل سہم گیا اور اس نے اپنی آنکھیں میچ لیں۔

ایمان نے ایلا کو آنکھیں سختی سے بند کئے کپکپاتے دیکھا تو اس نے دھیرے سے اس کے ہاتھوں کو تھما سرخ و سفید چہرے پر سایہ فگن گھنی سنہری پلکیں سرخ لب اور ڈر و خوف سے لرزنا نازک سراپا۔ وہ دھیرے سے اس کے قریب ہوا اور اس سے پہلے کہ وہ چیخ مارتی ایمان نے اس کے کان میں سرگوشی کی۔

ایلا ڈرو مت یہ میں ہو تمہارا لکڑھارا۔

Classic Urdu Material

ایلا نے دھیرے سے اپنی آنکھیں کھولیں ۔

لکڑھارے تم نے تو مجھے ڈرا ہی دیا تھا ۔

وہ بغیر کچھ کہے بنا پلکیں جھپکائے اسے دیکھتا رہا تبھی ایلا نے اس کی آنکھوں کے گرد ہاتھ لہرایا ۔

کیا ہوا لکڑھارے تم کچھ بولتے کیوں نہیں ۔

وہ پھر بھی ایسے ہی کھڑا رہا تو ایلا واپس جانے کیلئے پلٹی ہی تھی کہ ایمان نے اسکا بازو اپنی مضبوط گرفت میں لیکر اسے روکا ۔

میری اجازت کہ بنا تم کدھر جا رہی ہو ۔

اجازت نہیں لکڑھارے مجھے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں ہے میں تمہیں یہی بتانے آئی تھی کہ میں نا تو تم سے دوستی کر سکتی ہوں اور نا ہی آئندہ تم سے ملونگی تم نے میری مدد کی تمہارا بہت شکریہ ۔

یہ کہہ کر ایلا نے خود کو اس کی فولادی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کی پر ناکام رہی

ایمان نے بغور ایلا کو دیکھا جو اپنا آپ اس کی گرفت سے چھڑانے کی کوشش کر رہی تھی

Classic Urdu Material

وہ زور سے بولا ایلا میری بات سنو -

ایلا فوراً اپنی جگہ فریز ہو گئی وہ نہ چاہتے ہوئے بھی رکنے پر مجبور تھی -

ایمان اس کے قریب آیا اور فریز کھڑی ایلا کی سنہری چمکتی ہوئی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جذبات سے پر گھمبیر لہجے میں بولا -

ایلا میں تمہیں پسند کرتا ہو اور تم سے شادی کرنا چاہتا ہو سارے زمانے کی خوشیاں تمہارے قدموں میں ڈھیر یہ کہہ کر اس نے دھیرے سے ایلا کی روشن کردونگا بس تم ہاں کر دو اور سوچ لو انکار کی گنجائش نہیں ہے - پیشانی چومی -

ایلا جو ایمان کا پر تحکم لہجہ سن کر جادوئی لمحے میں قید ہو گئی تھی اور اس کی بات سننے پر مجبور تھی وہ ایمان کا اظہار اور شادی کی خواہش کا سن کر حیران ہو گئی تھی اور پھر جیسے ہی ایمان نے اسے چھوا وہ کسی ٹرانس سے باہر نکلی -

لکڑھارے یہ تم کیا کہہ رہے ہو ایسا نہیں ہو سکتا

Classic Urdu Material

کیوں ایسا کیوں نہیں ہو سکتا کیا مجھ میں کوئی کمی ہے۔

وہ کھوئے کھوئے لہجے میں بولی نہیں کوئی کمی نہیں ہے۔

تو پھر۔

میں نہیں جانتی مجھے فیصلہ کرنے کا اختیار نہیں ہے میں ایک طلسمی اسپیل کی قید میں ہو ابھی مجھے پنا
آپ آزاد کروانا ہے

ایلا میں تمہیں چاہتا ہو پیار کرتا ہوں اور تمہیں پا کر ہی میری تکمیل ہوگی تم جس راستے پر جاؤ گی مجھے پاؤ گی بہتر
ہے کہ تم میرا ہاتھ تھام لو میری بن جاؤ اور رہی بات طلسمی اسپیل کی مجھے بتاؤ میں تمہاری مدد کرونگا۔
ایلا نے نرمی سے خود کو ایمان کی گرفت سے نکالا۔

میں کیسے تمہاری بات کا یقین کرو کیا پتا باقی سب لوگوں کی طرح تم بھی میرا مزاق بناؤ اور مجھے دھوکا دو۔
ایلا میری جان مر جاؤنگا سر کٹا دوںگا پر تمہیں نہیں چھوڑوںگا ساری زندگی ساتھ نباہ کروںگا میری زندگی میں آج
تک کوئی لڑکی نہیں آئی ہے اور اب نہ ہی آئے گی۔

Classic Urdu Material

ٹھیک ہے میں بابا سے اور مادر صبا سے پوچھ کر جواب دوں گی۔

ایلا تم مجھے نہیں جانتی پر تمہارے بابا اور مادر صبا مجھے ضرور جانتے ہوں گے اس لئے تم کوئی بات مت کرنا بس مجھے ان سے ملو اوو۔

ایلا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا پھر اثبات میں سر ہلاتی ایمان کا دل دھڑکا کر واپس چلی گئی۔

ایمان ایلا کی محبت میں سرشار واپس خیمے میں پہنچا تو شعلے اس کا انتظار کر رہا تھا۔

شہزادے آپ کدھر چلے گئے تھے شام ہونے دعوت میں شرکت کیلئے تیار ہو جائیں۔

ہیری کدھر ہے۔

ہیری کے اوپر شہد کی مکھیوں نے حملہ کر دیا تھا وہ پورا زخمی سو جا پڑا ہے اب تو آپ کو ہی اس سوئمبر دعوت

Classic Urdu Material

میں جانا پڑے گا مجبوری ہے ۔

ایلا گھر واپس آگئی تھی اس کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا اس نے اپنے کمرے میں آکر آئینہ دیکھا تو اسے اس میں لکڑھارے کا عکس نظر آیا پھر اسے اپنی پیشانی پر اس کا لمس محسوس ہوا بلاشبہ لکڑھارا مردانہ وجاہت کا حامل ایک مضبوط جوان تھا جس نے آج اس کے دل پر محبت کی پہلی دستک دی تھی ۔ وہ اپنا دل اس کی سمت کھینچنا محسوس کر رہی تھی ۔ اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ بابا سے موقع دیکھ کر بات کرے گی ۔

شام ڈھل چکی تھی سنہری دریا کے کنارے دعوت عروج پر تھی ہلکی ہلکی موسیقی بج رہی تھی رنگ برنگے خوش رنگ لباسوں میں سچی سنوری لڑکیاں تیلیوں کی طرح اٹھلاتی ہراتی مستیوں میں مصروف تھیں سب کو شہزادہ ایمان

Classic Urdu Material

کی آمد کا انتظار تھا۔

تھوڑی ہی دیر میں خوبو شہزادہ ایمان کلین شیو سنہری سفید شاہی پوشاک پہنے سائیڈ پر سنہرے پٹے میں لپیٹی
شاہی تلوار سفید گھوڑے پر سوار بڑی شان سے اپنے دو محافظوں کے ہمراہ پہنچ چکا تھا۔ امیر شہر، پرنسپل ایڈنا اور
وزیر وقت سب نے شہزادے کا شاندار استقبال کیا۔ ایمان اپنے مخصوص مغرور انداز میں سر سے سب کی تعظیم کا
جواب دیتا پنڈال تک بڑھا۔

ساری لڑکیاں دل تھامے لمبے قد خوبصورت ناک نقشہ گھنے سیاہ بال والے مغرور شہزادے کو پنڈال کی طرف بڑھتا
دیکھ رہی تھیں شہزادے کے پنڈال میں آتے ہی لڑکیوں سے تعارف کا ایک لمبا سلسلہ ایڈنا نے شروع کیا ہر
لڑکی شہزادے کے دل کو جیت لینا چاہتی تھی اسکی نظر میں آنا چاہتی تھی قہوے کا دور چل رہا تھا دبنے اور
مرغیاں بھونی جا رہی تھیں شہزادہ ایمان جلد از جلد ان سب سے جان چھڑا کر جانا چاہتا تھا اس کا دل ایلا میں اٹکا
ہوا تھا کئی لڑکیوں کے ساتھ اس نے مجبوراً رسم کے مطابق رقص کیا۔

اب اندھیرا پھیل چکا تھا جگنو کی روشنی اور لکڑیوں کے الاؤ نے ماحول کو بہت رومانٹک بنا دیا تھا تبھی شہزادے
ایمان کو جو بیزاری سے سارے ماحول کو دیکھ رہا تھا دور سے دریا کے پار ایک لڑکی کسی بونے کے ساتھ آتی نظر

Classic Urdu Material

آئی اسے شک ہوا کہ کہیں وہ ایلا تو نہیں اس سے پہلے وہ آگے بڑھتا ایک خوبصورت دوشیزہ قیمتی پوشاک اور جواہر پہنے امیر شہر کے ساتھ اس کے سامنے آئی۔

ماریہ وزیر وقت کی بیٹی بہت دیر سے شہزادے پر نگاہ رکھے ہوئے تھی وہ نوٹ کر رہی تھی کہ شہزادہ سب سے بیزار نظر آ رہا ہے پھر اچانک اس نے شہزادے کی آنکھوں میں چمک اور چہرے پر دلچسپی دیکھی اس نے اسکی نظروں کا تعاقب کیا تو اسے دور دریا کے کنارے ایلا اپنے باپ فریڈی بونے کے ساتھ کھڑی نظر آئی نفرت کی ایک تیز لہر نے اسے پاگل کر دیا وہ بڑبڑائی۔

نہیں ایلا آج نہیں ایک معمولی بونے کی معمولی بیٹی آج تک مجھے اپنے حسن سے جلاتی آئی ہو میں آج تمہیں جیتنے نہیں دوں گی۔

کچھ سوچ کر ماریہ امیر شہر کی طرف بڑھی۔

Classic Urdu Material

محترم امیر کیا آپ میرا تعارف شہزادے سے کروا سکتے ہیں اور ان سے میرے ساتھ رقص کی درخواست کر سکتے ہیں۔

امیر شہر نے خوبصورت ناک سک سے سچی وزیر وقت کی بیٹی کو دیکھا اور اسے لیکر شہزادہ ایمان کی جانب بڑھا۔

شہزادہ ایمان ان سے ملیئے یہ وزیر زادی ماریہ ہیں۔ ہمیں خوشی ہو گی اگر اس محفل کا آخری رقص آپ وزیر زادی کے ساتھ کریں۔

شہزادہ ایمان نے سر ہلا کر ماریہ کی تعظیم کا جواب دیا اور اسکا نازک ہاتھ تھام کر رقص گاہ کی طرف آگیا۔ وہ جلد از جلد رقص ختم کر کے ایلا جیسی دکھتی لڑکی کی طرف جانا چاہتا تھا۔ ماریہ نے بڑی نزاکت سے اپنا ہاتھ شہزادے کے کندھے پر رکھا اور رقص شروع ہو گیا۔

Classic Urdu Material

شام ہوتے ہی ایلا فریڈی بونے کا سالگرہ پر دیا لباس پہن کر تیار ہو گئی تھی خوبصورت لباس میں کھلے سنہرے
آبشار جیسے بالوں میں وہ بہت حسین لگ رہی تھی وہ جیسے ہی باہر آئی فریڈی بونا اسے دیکھ کر مبہوت رہ گیا۔
کیا ہوا بابا

آج تو میری بیٹی پرستان سے آئی شہزادی لگ رہی ہے۔
وہ آنکھوں سے آنسو صاف کرتے ہوئے بولا۔

بابا آپ رو کیوں رہے ہیں آپکو تو خوش ہونا چاہیے کہ آپکی چھوٹی سی گڑیا بڑی ہو گئی ہے اور اب وہ توازن پری
سے ملکر بہت جلد اس طلسمی اسپیل سے نکل جائے گی پھر کوئی میرا مذاق نہیں اڑائے گا اور ہم سب خوش
رہیں گے۔

بابا کی جان بہت باتیں ہو گئیں چلو اب باہر چلو اور میں جیسے جیسے کہوں غور سے سننا اپنے دماغ میں بٹھانا۔ ہم
سب کے اندر پوشیدہ صلاحیتیں ہوتی ہیں میں آج تمہیں تمہاری پوشیدہ صلاحیتوں سے متعارف کر دواؤں گا۔
ایلا اور فریڈی جنگل کی طرف آ پہنچے تھے۔

Classic Urdu Material

ایلا اوپر ستاروں کو دیکھو اور اپنے دل میں انکو محسوس کرو اور ان سے کسی بھی جگہ کا راستہ پوچھو۔

وہ الجھی کیسے بابا

تم ایک لمحے کو آنکھیں بند کرو اور شدت سے جس جگہ جس کے پاس جانا چاہتی ہو وہ تصور کر کے ان ستاروں سے رہنمائی مانگو

ایلا نے فریڈی بونے کو دیکھا پھر آسمان کی طرف منہ کر کے آنکھیں بند کی تو اس کے تصور میں لکڑھارے کا ہنستا مسکراتا چہرا آیا اور وہ بنا سوچے سمجھے بول اٹھی۔

آسمان کے چمکتے ستاروں مجھے لکڑھارے تک جانے کا راستہ دکھاؤ۔

ایلا آنکھیں کھولو

فریڈی بونے نے ایلا کو متوجہ کیا

ایلا نے آہستگی سے اپنی گھنی سنہری پلکیں اوپر اٹھائی اور چاروں جانب دیکھا

بابا سب کچھ تو ویسا ہی ہے راستہ کدھر ہے۔

Classic Urdu Material

صبر ایلا صبر پہلے تو یہ بتاؤ کہ یہ لکڑھارا کون ہے ۔

فریڈی بونا سنجیدگی سے ایلا کو دیکھ رہا تھا

وہ تھوڑا ہچکچائی بابا

لکڑھارا مجھے جنگل میں ملا تھا وہ ایک اچھا دوست ہے ۔

ابھی وقت کم ہے ہم اس لکڑھارے پر پھر بات کرینگے ابھی تو تم اوپر آسمان میں غور سے دیکھو

ایلا نے اوپر دیکھا تو تاروں کی خوبصورت سی کہکشاں تھی جو دیکھتے ہی دیکھتے ایک لکیر سی بناتی گئی ۔

فریڈی نے پوچھا ایلا تم کیا تمہیں چمکتے ستارے راستہ دکھا رہے ہیں

بابا ایک لکیر سی بن رہی ہے کیا آپ کو نہیں دکھائی دے رہی وہ دیکھیں بائیں جانب ۔ ایلا نے ہاتھ سے اشارہ

کیا

نہیں ایلا یہ ستاروں کا بنایا راستہ سوائے تمہارے اور کوئی نہیں دیکھ سکتا اب تم ان کی سمت میں چلنا شروع

کرو ۔

Classic Urdu Material

ایلا اور فریڈی چلنا شروع ہو گئے تھوڑی دور ہی چلے تھے کہ ایلا بول اٹھی

بابا یہ تو ہم سنہرے دریا کے پاس جا رہے ہیں ۔

دریا کے پاس جا کر وہ رک گئے مگر ستارے ابھی بھی سیدھی سمت میں راستہ دکھا رہے تھے ۔

بابا یہ تو دریا آگیا اور ستارے تو آگے جانے کو کہہ رہے ہیں اب میں کیا کرو۔

یہ کہہ کر وہ غور سے دریا کے پار دیکھنے لگی جہاں دور سے چمکتے جگنوؤں اور سلگتی لکڑیوں کی آگ نظر آرہی تھی

-

ایلا مجھے تو دریا پار کوئی جشن کا اہتمام لگ رہا ہے خیر اب تم اس دریا کو پار کروگی اور دیکھو وہاں کسی کو پتہ نہ

چلے جسے جاؤگی ویسے ہی خاموشی سے کسی کی بھی نظروں میں آئے بغیر واپس آنا ہوگا میں یہی رک کر تمہارا

انتظار کرونگا ۔

- پر بابا مجھے تیرنا نہیں آتا میں دریا کیسے پار کرونگی

غور سے سنو ایلا دریا کے پاس جاؤ اور بغیر ڈرے دریا کے پانی پر چلنا شروع کرو یہ دریا اور دوسرے سارے دریا

Classic Urdu Material

تمہارے دوست ہیں یہاں تک کے سمندر بھی بس تم آرام سے پانی پر چلو بغیر کسی ڈر و خوف کے ۔

وہ الجھی پر بابا یہ دریا سمندر ستارے درخت یہ میرے دوست کیسے ہیں ۔

ایلا بیٹی اس بات کا جواب تمہیں توازن پری دے گئی اب باتیں بند اور آگے بڑھو ۔

ایلا فریڈی کا ہاتھ تھام کر دریا کے کنارے آئی اسے ایسا لگا جیسے دریا پار کوئی اسے دیکھ رہا ہو ۔

ایلا نے ڈرتے جھجھکتے دریا کے پانی پر پیر رکھا پھر تیزی سے واپس پیچھے ہٹ گئی ۔

ایلا ڈرو مت اچھا ایسا کرو آنکھیں بند کرو اور دور سے بھاگتی ہوئی دریا کے پاس آؤ جب تم دریا کے قریب پہنچو

گی تو میں تمہیں آواز دوں گا تم آنکھیں کھول لینا ۔

ایلا سر ہلاتی دور گئی اور زور سے آنکھیں میچے بھاگتی ہوئی آئی

بابا اور کتنا دوڑوں کب آئیگا دریا

آنکھیں کھولو ایلا ۔ فریڈی چلایا

Classic Urdu Material

ایلا نے آنکھیں کھولیں تو خود کو دریا کے درمیان پایا اس کے پیر تک گیلے نہیں تھے اسے ایسا لگا جیسے وہ کسی شیشے پر کھڑی ہو۔

ڈرو مت ایلا آگے بڑھو اور جلدی سے واپس آجنا۔

ایلا بڑی نزاکت سے دریا پر چلتی ہوا کے دوش پر ستاروں کو دیکھتی آگے بڑھتی چلی گئی سنہرے دریا کا دوسرا کنارہ آگیا تھا وہ خشکی پر اتری ذرا سے فاصلے پر سے گوشت بھوننے کی خوشبو آرہی تھی ہلکی ہلکی موسیقی کی آواز فضا میں گونج رہی تھی کسی بڑی دعوت کا گمان ہو رہا تھا وہ تجسس سے چند قدم آگے بڑھی پر اسے یاد آیا کہ فریڈی نے کہا تھا کہ کسی کی نظروں میں آئے بغیر واپس آنا۔ اس نے اوپر آسمان کی طرف دیکھا جہاں ستارے اسے اندر جانے کی راہ دکھا رہے تھے۔ وہ اپنے لباس کو چٹکیوں میں پکڑ کر اندر کی طرف بڑھی اسکا ارادہ لکڑہارے سے ملنے کا تھا۔

موسیقی دھیرے سروں میں بج رہی تھی ماریا انتہائی مہارت سے شہزادے ایمان کو باتوں میں لگائے رقص کر رہی تھی اس نے شہزادے کو اپنے جال میں پھسانے کے لئے جھوٹ بولا تھا کہ وہ سیاست میں جا کر نام روشن کرنا چاہتی ہے اور ابھی شادی میں پڑنے کا کوئی ارادہ نہیں ہے۔

شہزادہ ایمان دو ممالک کے درمیان دوستانہ اور سرحدی معاہدہ بنانے کے لئے مجھ میں کیا صلاحیتیں ہونی چاہئے کیا

Classic Urdu Material

آپ میری مدد کر سکتے ہیں ۔

ایمان نے چند لمحے اس کم عمر لڑکی کو دیکھا جو اپنا مستقبل بنانے میں انتہائی سنجیدہ لگ رہی تھی اور بڑی آس بھری نگاہوں سے شہزادے کو دیکھ رہی تھی ۔

ضرور جب آپ حکمرانی میں آئیں اور کسی بنا پر آپ کو میری ضرورت پڑے تو میں آپکے کام آکر اچھا محسوس کرونگا ۔ ایمان نے جواب دیا ۔

ایمان کی پشت دروازہ کی طرف تھی اور چاروں جانب شیشے لگے ہونے کی وجہ سے ایمان اور ماریا رقص کرتے ہر جگہ نظر آرہے تھے ماریا کی نظر اندر آتی ایلا پر پڑ چکی تھی اس نے تیزی سے شہزادے ایمان کو اپنی جانب متوجہ کیا ۔

آہ لگتا ہے میری آنکھ میں کچھ گر گیا بہت تکلیف ہو رہی ہے ۔ وہ انتہائی تکلیف دہ آواز میں آنکھوں میں نمی بھر کر بولی

شہزادہ ایمان نے اس کے درد سے بے حال چہرے کو دیکھا ۔

Classic Urdu Material

میرا خیال ہے اس رقص کو ختم کیا جائے اور آپ جا کر کسی طبیب کو آنکھیں دکھائیں۔

نہیں شہزادہ عالم رقص ادا ہوتا چھوڑنا اچھا نہیں مانا جاتا آپ صرف میری آنکھ میں جھانک کر دیکھ لیں اگر کوئی بال ہے تو کوئی فکر نہیں لیکن اگر زخم ہے تو پھر میں فوراً طبیب کے پاس جاؤں۔

شہزادے نے ناگواری سے اسے دیکھا یہ لڑکی تو گوند کی طرح چپکٹی جا رہی ہے پھر دھیرے سے اس نے اپنا ہاتھ اس کے شانوں پر رکھا اور اسکی آنکھ میں جھانک کر دیکھنے لگا۔ ماریہ کا دل اپنی کامیابی پر اچھل رہا تھا اس نے دھیرے سے اپنے دونوں ہاتھ ایمان کے گلے میں ڈال دیئے۔

ایلا دریا کنارے بنے بڑے سے دعوتی خیمے کے دروازہ پر پہنچ چکی تھی خیمے میں چاروں طرف شیشے لگے تھے اور کنارے پر گول میزیں اور کرسیاں جہاں بہت سارے لوگ بیٹھے درمیان میں موجود رقص گاہ کی طرف متوجہ تھے۔

Classic Urdu Material

ایلا نے چاروں طرف لکڑہارے کو دیکھنا شروع کیا تبھی اس کی نظر شیشوں پر پڑی جہاں لکڑہارا بڑی ہی عالیشان پوشاک پہنے ماریہ کے ساتھ رقص کر رہا تھا پھر دیکھتے ہی دیکھتے وہ ماریہ کے چہرے پر جھکا اور ماریہ نے اس کے گلے میں ہنی بانہیں ڈال دی۔ ایلا دم بخود یہ تکلیف دہ نظارہ دیکھ رہی تھی یعنی لکڑہارے نے بھی اسکا مذاق اڑایا اس سے جھوٹ بولا وہ زیادہ دیر وہاں کھڑی نہیں رہ سکی اور خاموشی سے پلٹ کر واپس چلی گئی اس کے قدموں میں بلا کی تیزی تھی وہ جلد از جلد اپنے بابا فریڈی کے پاس جانا چاہتی تھی دریا کے قریب پہنچتے ہی اس نے ہنی پوری رفتار سے دوڑنا شروع کیا۔

ایلا دریا کے پار جا چکی تھی فریڈی بونا وہیں کنارے پر بیٹھا ایلا کے واپس آنے کا انتظار کر رہا تھا وقت گزر رہا تھا ایلا کو گئے آدھا گھنٹہ ہو رہا تھا۔

تھوڑی ہی دیر بعد اسے ایلا دوڑتی ہوئی واپس آتی نظر آئی اس کے خوبصورت چہرے پر غم تھا اور لبوں پر مسکراہٹ وہ فریڈی کے قریب آکر رکی۔

Classic Urdu Material

بابا اٹھیں چلیں یہاں سے ۔

کیا ہوا ایلا کیا ستاروں نے تمہیں تمہارے دوست لکڑہارے تک نہیں پہنچایا ۔

بابا چلیں میں کسی لکڑہارے کو نہیں جانتی اب آپ مجھ سے کبھی بھی لکڑہارے کے بارے میں نہیں پوچھے گا ۔

فریڈی نے ایلا کے بے پھین پر درد چہرے کو غور سے دیکھا وہ جاتے ہوئے جتنی پر جوش تھی ابھی اتنی ہی

افسردہ نظر آرہی تھی کچھ تو ہوا تھا جو وہ بتانا نہیں چاہ رہی تھی پھر اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور ایلا کے ہاتھ کو

تھام کر واپس گھر کی جانب دونوں کی بستی کی طرف روانہ ہوا ۔

ماریہ نے جیسے ہی اپنی بائیں شہزادہ ایمان کے گلے میں ڈالیں وہ چونک گیا اور انتہائی روڈ لہجے میں بولا ۔

یہ کیا بد تمیزی ہے اپنے ہاتھ ہٹاؤ ۔

ماریہ نے ایک ترچھی نظر دروازہ پر ڈالی جہاں ایلا کھڑی اسی طرف دیکھ رہی تھی پھر وہ مڑ کر واپس چلی گئی تو اس

نے اپنے ہاتھ ہٹائے ۔

Classic Urdu Material

معذرت شہزادہ ایمان مجھے چکر سا آنے لگا تھا اسی لئے آپکو تھام لیا ۔

شہزادہ ایمان نے ایک جھٹکے سے اپنے آپکو ماریہ سے الگ کیا اور بڑے بڑے قدم اٹھاتا امیر شہر کی طرف بڑھا ۔

امیر شہر کے پاس پہنچ کر شہزادہ ایمان نے جانے کی اجازت چاہی اور بنا کچھ کہے اپنے محافظوں کو ساتھ آنے کا

اشارہ کر کے روانہ ہو گیا ۔ باہر آ کر ایمان نے دریا کی جانب دیکھا جہاں اسے تھوڑی دیر پہلے ایلا کا شبہ ہوا تھا

مگر دریا کے کنارے اور دریا کے پار تک کوئی بھی نہیں تھا وہ سر جھٹکتا گھوڑے کو لیڈ لگاتا روانہ ہوا اس کا رخ

جنگل کی طرف اپنے شاہی خیمہ کی طرف تھا۔

گھوڑے دوڑاتے ایمان اور اس کے ساتھی اپنے شاہی پڑاؤ کی طرف پہنچے گھوڑے سے اتر ایمان تیز قدم اٹھاتا اپنے

مصاحب اور مشیر شیلے کے خیمے میں داخل ہوا ۔

شیلے شہزادہ ایمان کو دیکھ کر تعظیم سے کھڑا ہو گیا ۔

خوش آمدید شہزادے کیسی رہی آپ کی سوئمبر دعوت کیا کوئی خوش نصیب لڑکی پسند آئی ۔

ایمان نے جھنجھلاتے ہوئے اپنے ماں باپ کے چچے شیلے کو دیکھا۔

Classic Urdu Material

ایک لڑکی مجھے پسند آئی ہے میرے دل کو چھو گئی ہے ۔

شیلے خوشی کی شدت سے تڑپ کر بول اٹھا

خدا را شکر کون ہے وہ لڑکی آپ بتائیں تاکہ ہم شادی طے کر سکیں اور خراسان میں اطلاع کرا سکیں ۔

صبر شیلے صبر ہماری ہونے والی ملکہ کا تعلق اس دعوت کی نمائشی لڑکیوں سے ہرگز نہیں ہے ۔

شہزادہ ایمان آپ ہمیں ہماری ہونے والی ملکہ کا پتہ دیجیئے باقی کام ہمارا ہے آپ جانتے ہیں خراسان کی ساری

رعایا آپ کی تاج پوشی اور اپنی ملکہ کا شدت سے انتظار کر رہے ہیں ۔

شیلے ابھی ہمیں کچھ وقت چلانیے ہم چند دنوں میں آپ کو ساری معلومات مہیا کرینگے ۔

شیلے کو شب بخیر کہہ کر شہزادہ اپنے خیمہ میں آگیا تھا ۔ اب اسے صبح کا انتظار تھا وہ ایلا کو شادی کی پیشکش کر چکا

تھا اور اسے یقین تھا وہ معصوم سی گلاب سی لڑکی صبح اس سے ملنے ضرور آئیگی ۔ وہ ایلا کے بارے میں سوچتا ہوا

مبند کی واوی میں اتر گیا ۔

Classic Urdu Material

ماریہ اپنی کامیابی پر خوش تھی اگر شہزادہ اسکا نہیں تھا تو ایلا کا بھی نہیں ہو سکے گا اسے ایلا کے چہرے کے
شاک اور پھر غمگین تاثرات مزادے رہے تھے۔

ماریہ ایک وزیرزادی تھی سونے کا چمچ منہ میں لیکر پیدا ہونے والی وہ فطرتاً ہی نہیں تھی مگر اسکول سے لیکر ہر
عوامی دعوت میں ایلا اپنے حسن و جمال اور سادگی سے سب کی توجہ کھینچ لیتی تھی اور ماریہ بچ و تاب کھاتی رہ جاتی
اور آج جب ایلا سرخ و سبز قیمتی لباس میں اپنے گھنے خوبصورت سنہرے بال کھولے پریوں کو شرماتا حسن لئیے
اسے دریا کے پار نظر آئی تو اس کا دل جل کر راکھ ہو گیا اگر شہزادے کی نظر اس پر پڑ جاتی تو یقیناً ایک معمولی
بونے کی بیٹی ملکہ ہونے کا شرف حاصل کر لیتی اسی لئے اس نے شہزادے کو اپنے مکر و فریب میں ایسا جکڑا کہ
وہ ایلا کو دیکھ ہی نہیں پایا۔ اپنی کامیابی ہر سرشار ماریہ ایلا کا پھسکا پڑتا چہرہ سوچتے ہوئے عیند کی آغوش میں چلی
گئی۔

رات کا اندھیرا چھا چکا تھا ملکہ سفینہ شب خوابی کے لباس میں جھروکہ میں کھڑی چاند کو دیکھ رہی تھی جب

Classic Urdu Material

یونانی دیوتاؤں جیسی شان و شوکت والا بادشاہ جزیل لباس تبدیل کر کے اندر داخل ہوا اور مسکراتے ہوئے
جھروکہ کی طرف دیکھا جہاں اس کے دل کی ملکہ سفینہ کھڑی تھی وہ دھیرے دھیرے قدم بڑھاتا سفینہ کی جانب
بڑھا پاس پہنچ کر اس کی پشت پر پھیلی سیاہ خوبصورت چمکدار بالوں کی آبشار ہٹائی اور اسے اپنے مضبوط حصار میں
لیا۔۔

کیا سوچ رہی ہو سفینہ۔

وہ چاند کو دیکھتے ہوئے کھوئے کھوئے لہجے میں بولی۔ جزیل

کتنا وقت گزر گیا اور ہم اب تک اپنی بچی سے نہیں مل پائے۔

سفینہ آج سے بیس سال پہلے تم میری زندگی میں آئی تھی یاد ہے کتنی مشکلات اور جنگیں لڑ کر میں نے اس
مغرور سفینہ کو حاصل کیا تھا۔

ملکہ سفینہ کی ستاروں سے چمکتی آنکھوں ماضی کی رملق ابھری۔

تم بہت ہی ضدی اور جنونی تھے جزیل آخر مجھے جیت ہی لیا تم نے۔

Classic Urdu Material

تو پھر اتنا سوچتی کیوں ہو میں آج بھی اتنا ہی ضدی اور جنونی ہو اور اپنی پیاری شہزادی ایلا کو بہت جلد ہی تمہارے پاس لیکر آنے والا ہوں میں اب اس کے تمام دشمنوں کا سامنا خود کرونگا اور ایک سوداگر کے روپ میں جلد ہی ایلا سے ملونگا اور ایک ایک اوگرز کو چن چن کر موت کے گھاٹ اتارونگا۔

جزیل

سفینہ نے تیزی سے پلٹ کر جزیل کے چٹان سے سینے پر اپنا مرمریں ہاتھ رکھا۔

جزیل نے ایک نظر اپنے سینے پر رکھے اپنے دل کی ملکہ کے ہاتھ کو دیکھا اور پیار سے اپنا ہاتھ اس پر رکھا۔ وہ اس کے خوف کو سمجھ رہا تھا۔

جزیل ہمیں اس کی اجازت نہیں ہے پر یزاد صبا اور پریوں کی سب کے سب ممبران ناراض ہو جائیں گے۔

سفینہ اب وقت آگیا ہے مجھے اب ایک بڑی جنگ نظر آرہی ہے اب تو خون بہہ گا اور اس قطعہ عرض کو ان خوفناک ڈریگنز سے بچانے کیلئے میں ڈریگنز کی شہزادی جزیل کی بیٹی ایلا کے شانہ بشانہ کھڑا ہونگا تم صبح کا سورج طلوع ہوتے ہی ایلف اور پریوں کی سب میں جاؤ اور انہیں ہمارا فیصلہ بتا دو باقی ان کی مرضی۔

Classic Urdu Material

سفینہ نے خوشی سے ڈبڈبائی چمکتی آنکھوں سے چٹانوں سے مضبوط ارادے رکھنے والے جزیل کو دیکھا اور اثبات میں سر ہلاتی اس کے فولادی سینے پر سر رکھ کر آنکھیں موند کر اپنی رضامندی کا اظہار کر گئی۔

جاری ہے

سیما شاہد